جآءَ الحق وزھق الباطل

حق آیا اور باطل مٹ گیا

احقاقِ حق ابطالِ باطل

ازقلم امینِ شریعت حضرت مفتی محمد اسرائیل رضوی مصباحی فخرِ نیپال

ترتیب وتخریج
عبد الرحیم ثمر مصباحی

ناشر
شعبہ نشر واشاعت دار العلوم قادریہ مصباح المسلمین
علی پٹی، مہوتری، نیپال

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — حق آیا اور باطل مٹ گیا

احقاق حق وابطال باطل

از قلم

امین شریعت حضرت مفتی محمد اسرائیل رضوی مصباحی فخر نیپال

ترتیب وتخریج

عبد الرحیم ثمرؔ مصباحی

ناشر

شعبۂ نشر واشاعت دارالعلوم قادریہ مصباح المسلمین

علی پٹی، مہوتری، نیپال

نام کتاب	:	احقاق حق وابطال باطل
از قلم	:	حضرت علامہ مفتی اسرائیل رضوی مصباحی فخر نیپال
ترتیب وتخریج	:	عبدالرحیم ثمرؔ مصباحی
پروف ریڈنگ	:	مولانا محمد فضل یزدانی امجدیؔ
اِشاعت اول	:	۲۰۱۵ء/۱۴۳۷ھ
تعداد صفحات	:	٦۴
تعداد	:	۱۱۰۰
ناشر	:	شعبۂ نشر واشاعت دارالعلوم قادریہ مصباح المسلمین
بتعاون	:	الحاج حافظ محمد قمرالدین ابن الحاج محمد نبی بخش علی پٹی
		وجناب زاہد کواری ابن عبداللطیف برداہاٹولہ

کتاب ملنے کے پتے مع رابطہ نمبرات

- ☆ دارالعلوم قادریہ مصباح المسلمین علی پٹی، مہوتری، نیپال
- ☆ دارالعلوم محمدیہ برکاتیہ برکت نگر بھمر پورہ، مہوتری، نیپال
- ☆ دارالعلوم رضویہ اصلاح المسلمین بھمر پورہ، مہوتری، نیپال
- ☆ مدرسہ حنفیہ برکاتیہ جانکی نگر جنک پور، دھنوسہ، نیپال
- ☆ مدرسہ قادریہ غوثیہ مرغیا چک سیتامڑھی، بہار
- ☆ فیضی کتاب گھر، مہسول چوک، سیتامڑھی، بہار +919199704786
- ☆ چشتیہ کتب خانہ پٹھیا بازار جانکی نگرے جنک پور +9779807826900
- ☆ آزاد بک اسٹورس باٹا چوک مدھوبنی، بہار، ہند +919852682277
- ☆ حسن بستر الے، قادری چوک، پرڑیا، مہوتری +9779807669741

شرف انتساب

ان والدین کے نام جن کی شفقتیں، محبتیں اور نیک دعائیں
اولاد کو کسی قابل بناتی ہیں

بالخصوص

اپنے والدین کریمین کے نام

جن کی شفقت ومحبت اور دعاؤں نے حقیر کو شعور وآگہی بخشی۔

ثمرؔ مصباحی

تقریظ جلیل

قائد ملت مناظر اعظم حضرت علامہ **مفتی عبدالمنان** صاحب **کلیمی** مدظلہ العالی
بانی وسربراہ اعلیٰ مجوزہ اسلامیہ کلیمیہ یونیورسٹی
براہی، سُرسنڈ، ضلع سیتامڑھی۔ بہار

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

یہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جو عالم ربانی ہوتا ہے وہ علمی وشرعی اعتبار سے اپنے دور کے نامساعد حالات سے ضرور ٹکراتا ہے اور ہر اس طاغوتی طاقت کا دندان شکن جواب دیتا ہے جو اسلام وسنت اور مسلک حق وصداقت کے مدمقابل ہو۔ جب ہم امین شریعت فخر نیپال استاذ العلما ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی محمد اسرائیل صاحب رضوی مصباحی مدظلہ العالی کی علمی وعملی اور روحانی شخصیت اور ان کی ہمہ گیر جماعتی خدمات کا سرسری جائزہ بھی لیتے ہیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتے کہ اس وقت شمالی بہار اور ملک نیپال میں کسی ذات گرامی کو شریعت وطریقت کا امین، سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حق کا سچا داعی وترجمان، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت کے علوم ظاہرہ کا وارث، سلسلہ عالیہ برکاتیہ کا روحانی ستون، مفتی شرع، قاضئ اسلام، مناظر کبیر، صاحب القلم، مصنف شہیر، مدرس اعظم، خطیب دوراں، نقیب العلما، قدوۃ المشائخ، زبدۃ العرفاء، مرشد برحق، عالم ربانی، فاضل یزدانی اور قائد باعمل کہا اور سمجھا جا سکتا ہے تو وہ حضرت فخر نیپال ہیں۔

فقیر راقم السطور نے حضرت فخر نیپال کی قائدانہ ومجاہدانہ علمی وعملی سرگرمیوں

کو بڑے قریب سے دیکھا ہے اور یہ پایا ہے کہ عوام وخواص اہل سنت اور علما و مشائخ ملک وملت میں کسی کو سرخیل جماعت اہل سنت ہونے کا شرف حاصل ہے تو وہ آپ کی شخصیت ہے۔ جس کی ایک معمولی جھلک فاضل گرامی جناب مولانا عبد الرحیم صاحب ثمر مصباحی زیدحبہ واطال اللہ عمرہ نے زیرنظر رسالہ میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ میں نے بالاستیعاب اس رسالہ کو پڑھا اور اس کے دلائل قاہرہ کو جان کر میں نے یہی سمجھا کہ بلا شبہ یہ حضرت فخر نیپال کا خاص حصہ تھا جس کو آپ نے پورے اذعان ویقین اور علمی وفکری شان وشوکت کے ساتھ معترضین ومعاندین کے ساتھ عام قارئین کے حوالہ فرمایا ہے۔ میری تمام تر نیک دعائیں بہتر تمنائیں جناب ثمر مصباحی صاحب کے ساتھ ہیں جنھوں نے اس رسالہ کو حسنِ ترتیب واشاعت سے مزین کر کے ایک مسلکی وعملی اور اشاعتی فریضہ انجام دیا ہے۔ میری مخلصانہ مبارک بادیاں بھی ان کے اور ان کے تمام احباب واعوان کے ساتھ ہیں۔

دعا ہے کہ رب کریم اپنے محبوب حضور اقدس ﷺ کے صدقہ وطفیل حضرت فخر نیپال مدظلہ العالی کو صحت وسلامتی اور درازگی عمر عطا فرمائے اور اس رسالہ نافعہ کو مقبولِ عوام وخواص بنائے۔ آمین ثم آمین!

وما توفیقی الا باللہ

فقیر ابوالضیاء محمد عبدالمنان عفی عنہ

قاضی شہر مرادآباد وصدر مجلس علماے ہند

وبزیل در دولت عزت مآب سید ضیاء احمد صاحب رضوی بخاری جزیرۃ العرب، قطر

بتاریخ ۳۰/ اگست ۲۰۱۵ء

آغاز سخن

زیر نظر کتاب فخر ملت امین شریعت حضرت علامہ مفتی محمد اسرائیل رضوی مصباحی فخر نیپال دامت برکاتہم العالیہ کی ان تحریروں کا مجموعہ ہے جو احقاق حق وابطال باطل اور فروغ اہل سنت وجماعت کے جذبے کے تحت معرض وجود میں آئیں۔ ان تحریروں کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر باب کے تحت آپ کی تحریر اور اس کے محرکات اور پس منظر کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ ہم یہاں ان تحریروں کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

پہلی تحریر آج سے بارہ سال قبل آل نیپال سنی جمعیۃ العلما کے پلیٹ فارم سے بشکل پوسٹر شائع کی گئی تھی۔ یہ پوسٹر غیر مقلد مولوی عظیم الدین آگے پوری اور مولوی رحمت اللہ برداہوی کے بے جا بکواس کے جواب میں تھا۔ اس میں اولاً دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کو انھیں کی کتابوں سے بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اہل سنت وجماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تشریح وتوضیح بیان کی گئی ہے اور اخیر میں اہل علاقہ کو عظیم الدین آگے پوری اور رحمت اللہ برداہوی کی گمرہی اور بد عقیدگی سے واقف کرایا گیا ہے۔

دوسری تحریر آپ کے عم زادہ مولانا نعیم الدین کے شکوک وشبہات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی غیب دانی، اختیارات اور بشریت کے تعلق سے ان کے شبہات کا قرآن وحدیث اور اقوالِ ائمہ وفقہا سے مدلل ومبرہن جواب دیا گیا ہے۔

آخری تحریر مسلمانوں کے سیاسی رہنما مانے جانے والے ڈاکٹر محمد محسن

کاٹھمنڈو جو کہ خاندان کشمیری سے تعلق رکھنے والے اور شاہی حکومت کے قریبی تھے، ان کے ایک انٹرویو کے رد میں ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ نماز کے لیے مسجد میں جانا ضروری نہیں اور گائے کھانے یا ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں نہیں، حضرت فخر نیپال دام ظلہ نے قرآن وحدیث سے اس مسئلہ کی مکمل وضاحت فرما کر ان کے انٹرویو کا رد اور مسلمانوں کی صحیح رہنمائی فرمائی ہے۔

حضرت فخر نیپال صاحب کی ان انمول تحریروں کو عوام کے فائدے کے پیش نظر کتابچہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اہل علم حضرات کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اگر کہیں کمی وبیشی نظر آئے تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں شکریہ کے ساتھ اصلاح کی جاسکے۔

عبد الرحیم ثمرؔ مصباحی
پرڑیا، مہوتری، نیپال
۲۸ر شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ / ۱۳ر اگست ۲۰۱۵ء

حضور فخر نیپال اپنی خدمات کے آئینے میں

پوری دنیا میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں بچے پیدا ہوتے ہیں اور تقریبا اسی تعداد میں زندگیاں بھی ختم ہوتی ہیں لیکن بہت کم ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں جنھیں تاریخ کے سنہرے صفحات میں جگہ مل پاتی ہے اور بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جن پر سماج کو فخر حاصل ہوتا ہے۔ فخر ملت حضور مفتی محمد اسرائیل قادری رضوی مصباحی فخر نیپال مدظلہ النورانی کی وہ ذات بابرکات ہے جس پر پورے مسلم سماج کو ناز اور فخر حاصل ہے۔ آپ کی ولادت ترائی نیپال کے مشہور موضع بھمر پورہ ضلع مہوتری میں ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ آپ اس معزز اسلامی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کے مورثِ اعلیٰ حاجی برکت اللہ شہید علیہ الرحمہ نے خانۂ خدا کی حفاظت اور اعلاے کلمۃ اللہ کی خاطر بلوائیوں کے ہاتھوں اپنی قیمتی جان کو راہِ اسلام میں قربان کر کے جامِ شہادت نوش فرمائی۔ اس طرح مسلک وملت اور دین وشریعت کی بقا وتحفظ کے لیے جان ومال کی قربانیاں دینا آپ کو ورثہ میں ملا ہے۔ آپ کی دینی، ملی، مسلکی، سماجی، تدریسی، تحریری اور تبلیغی خدمات کا مکمل احاطہ اس مختصر کتابچہ میں مشکل ہے۔ البتہ یہاں مختصراً کچھ باتیں بیان کی جارہی ہیں اور ان شاء اللہ جلد حضرت کی حیات وخدمات پر مشتمل مفصل سوانح منظر عام پر ہوگی۔

آپ کی تعلیم گاؤں کے ایک مکتب سے شروع ہوئی اور علاقہ کے سب سے اول قدیم دینی درسگاہ دار العلوم قادریہ مصباح المسلمین کی وساطت سے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی آغوش تربیت میں پہنچی جہاں کی تعلیم وتربیت اکناف ہند میں ضرب المثل ہے۔

تدریسی خدمات

دنیائے سنیت کا عظیم علمی معہد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں پانچ سال تک مایہ ناز متبحر اساتذۂ کرام سے اکتسابِ فیض فرمانے کے بعد ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء میں اکابر علمائے اہل سنت کے مقدس ہاتھوں دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے اور اسی سال حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے حکم پر درس وتدریس اور دعوت وتبلیغ کے لیے سری نگر کشمیر تشریف لے گیے جہاں آپ نے ایک سال تک نہایت خلوص اور پوری ذمہ داری کے ساتھ خدمت دین متین انجام دی۔

۱۹۷۱ء میں جب آپ کشمیر سے اپنے وطن مالوف تشریف لائے تو دارالعلوم قادریہ مصباح المسلمین علی پٹی کے اراکین نے موقع کو غنیمت جان کر نائب صدر المدرسین کے عہدہ کے لیے پیش کش کردی۔ احباب کے اصرار اور علاقہ کی تعلیمی پسماندگی کو دیکھ کر آپ کو یہ عہدہ قبول کرنا پڑا اور آپ نے دارالعلوم قادریہ ہی کو اپنا علمی نشیمن بنالیا، اور امین شریعت محدث نیپال حضرت علامہ مفتی محمد کلیم الدین رضوی نوری علیہ الرحمہ کی قیادت میں حسن تدبر اور نہایت شان وشوکت کے ساتھ درس وتدریس کے اہم فرائض انجام دینے لگے۔ ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء میں جب حضور امین شریعت نور اللہ مرقدہ دارا پٹی مظفر پور تشریف لے گئے تو اراکین دارالعلوم نے آپ کو داخلی وخارجی تمام ذمہ داریاں سونپ کر صدر المدرسین کے عظیم عہدہ پر فائز کردیا۔ آپ نے دارالعلوم کی باگ وڈور کو کچھ اس طرح سنبھالا کہ پورے علاقہ میں آپ کے علمی رعب ودبدبہ اور خدمت اسلام وسنیت کا ڈنکا بجنے لگا۔ الحمد للہ تادم تحریر آپ اسی عہدہ پر فائز ہیں اور نہایت خلوص اور کمال تدبر کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو انجام دے رہے ہیں۔

تحریری خدمات

دارالعلوم کی ذمہ داریاں، علما وعوام کی نمائندگی اور دعوت وتبلیغ کے کاموں میں مشغول رہنے کے باوجود آپ کی کئی کتابیں جو کہ آپ کے قلمی کارناموں اور تحریری خدمات کے بین ثبوت ہیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اب تک جو کتابیں طباعت کے مرحلے سے گذر چکی ہیں وہ یہ ہیں۔

گلشن علم وادب

آپ کی پہلی قلمی کاوش ہے جو ۱۳۹۹ھ میں تالیف کی گئی۔ اس کتاب میں آپ نے علاقہ کی سب سے پہلی اور قدیم درسگاہ دارالعلوم قادریہ مصباح المسلمین کی پچاس سالہ خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ایک جامع معلوماتی مقدمہ نیپال اور نیپالی مسلمانوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو طلبا وعلما سب کے لیے مفید ہے۔

مشکل کشا

یہ معلوماتی وتحقیقی رسالہ خدا کے محبوبین ومقربین کا بعطائے الٰہی مشکل کشائی فرمانے کے ثبوت میں تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں آپ نے عقائد اہل سنت وجماعت کو قرآن وحدیث اور معتبر تفسیروں سے مدلل ومبرہن کر کے پیش فرمایا ہے اور استمداد و استعانت کو شرک کہنے والے غیر مقلدین کے بکواس کا دنداں شکن جواب دیا ہے۔

اجماع وقیاس کی شرعی حیثیت

دینی وملی ہمدردی میں تصنیف کیا گیا یہ رسالہ ان غیر مقلدین کے رد وابطال میں ہے جو اجماع امت اور قیاسِ مجتہد کے منکر ہیں۔ اس میں آپ نے منکرین اجماع وقیاس کا رد بلیغ کیا ہے اور آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور اقوالِ ائمہ وفقہا

کے ذریعہ اجماع وقیاس کی شرعی حیثیت کو ثابت کیا ہے۔

آثار وتبرکات کی شرعی حیثیت

انبیاے عظام، اولیاے کرام اور خدا کے محبوبین ومقربین سے منسوب آثار و تبرکات سے استفادہ مسلمانوں کے لیے سعادتِ عظمیٰ ہے۔لیکن کچھ ناخلف ان آثار و تبرکات سے فیوض وبرکات حاصل کرنے کو ناجائز وحرام بتاتے اور شرک ٹھہراتے ہیں جب کہ قرآن وحدیث اور اقوالِ سلف سے ان کی عظمت ورفعت اور اہمیت واولیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔آپ نے اس کتاب میں انبیا ورسولانِ عظام، اولیاے کرام اور علما ومشائخِ اعلام کے آثار وتبرکات کی اہمیت وافادیت کو بیان فرمایا ہے اور اس کی شرعی حیثیت کو دلائل وبراہین کے ذریعہ ثابت کیا ہے۔

احقاق حق وابطال باطل

یہ رسالہ آپ کی سابقہ چند تحریروں کا مجموعہ ہے جس کو ناچیز راقم الحروف کتابچہ کی شکل میں شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

دعوتی وتبلیغی خدمات

دین کی ترویج واشاعت اور دعوت وتبلیغ کے دو اہم ذرائع ہیں تحریر اور تقریر۔یہ سچ ہے کہ تحریریں دیرپا اور دوررس ہوتی ہیں لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جو کام تحریر کے ذریعہ نہیں ہوسکتا تقریر کر جاتی ہے۔بسا اوقات بڑے سے بڑا کام لوگوں کے دینی وملی جذبے کو بیدار کر کے چند دنوں میں انجام دیا جاسکتا ہے۔حضور فخر نیپال کے اندر دونوں صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔آپ ایک بہترین قلم کار ہونے کے ساتھ ایک کامیاب خطیب بھی ہیں۔ پورے ترائی علاقہ میں

مسلک وملت کے تئیں جو بیداری پائی جاتی ہے اس میں آپ کی دعوت وتبلیغ کا ایک اہم حصہ شامل ہے۔محلے کے چھوٹے چھوٹے پروگراموں سے لے کے بڑے بڑے کانفرنسوں میں شریک ہوکر لوگوں کے دلوں میں سنیت کا شمع فروزاں کرنا اور علاقے میں مسلکی وملی بیداری برقرار رکھنا آپ کی زندگی کا ایک اہم مشن ہے۔اب تک آپ جتنے جلسوں میں شریک ہوچکے ان کا شمار تقریباً ناممکن ہے البتہ آپ کی صدارت میں ہونے والے چند اہم جلسوں کی حد بندی کچھ حد تک ممکن ہے جس کی یہاں بوجہِ خوفِ طوالت گنجائش نہیں۔

تنظیمی خدمات

درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور دعوت وتبلیغ کے علاوہ علاقہ کے مسلمانوں کی قیادت ورہنمائی کا ذمہ بھی آپ کے سر ہے جس کو آپ کمال تدبر ودانش مندی کے ساتھ پورا فرما رہے ہیں۔آل نیپال سنی جمعیۃ العلما، آل نیپال تنظیم المدارس، مرکزی رویت ہلال نیپال، آل نیپال دار القضا، علامہ فضل حق ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ نیپال، یہ وہ متحرک تنظیمیں ہیں جو آپ کی قیادت وسرپرستی میں چل رہی ہیں۔علاوہ ازیں شمالی بہار وترائی نیپال کے کئی اضلاع کے مکاتب ومساجد کی بنیادیں آپ کے ہاتھوں رکھی گئیں ہیں اور فی الحال آپ درجنوں تنظیم ومدارس اور ملی ومسلکی تحریکات کی سربراہی فرما رہے ہیں۔

مناظرہ

آپ ایک باکمال مدرس، کامیاب خطیب اور عظیم قائد ومبلغ ہونے کے ساتھ ایک عمدہ مناظر بھی ہیں۔آپ نے ہمیشہ تحریر وتقریر اور وعظ ونصیحت کے ذریعہ

فرقہائے باطلہ کا رد فرمایا ہے۔آپ کی اب تک کی تحریریں ابطال باطل کا بہترین آئینہ دار ہیں۔آپ نے مسلک وملت کی سر بلندی اور احقاق حق کی خاطر کبرائے وہابیہ و دیابنہ سے کئی مناظرے بھی کیے ہیں۔ان میں دربھنگہ، مجھورا اور پرسا کے مناظرے قابل ذکر ہیں جن میں حق کی جیت اور باطل کی شکست فاش ہوئی۔

فخر نیپال کا اعزازی لقب

۱۳۹۹ھ میں دارالعلوم قادریہ مصباح المسلمین علی پٹی کے زیر اہتمام ''آل نیپال تاجدار مدینہ کانفرنس'' منعقد ہوئی جس میں ہند و نیپال کے سینکڑوں اکابر علمائے اہل سنت نے شرکت فرمائی خاص طور پر بحر العلوم مفتی عبد المنان مبارکپوری علیہ الرحمہ، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی صاحب قبلہ، ممتاز الاساتذہ امین شریعت مفتی محمد کلیم الدین رضوی علیہ الرحمہ، رئیس القلم مناظر اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ، زاہد ملت حضرت حافظ زاہد حسین علیہ الرحمہ شریک ہوئے۔ان اکابر علمائے اہل سنت کی موجودگی میں قائد اہل سنت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے آپ کی دینی وملی اور مسلکی خدمات کی بنا پر آپ کو ''فخر نیپال'' کے اعزازی لقب سے نوازا اور ہزاروں لوگوں نے نعرۂ تکبیر و رسالت کی گونج سے اس کی تائید کی۔

عبد الرحیم ثمرؔ مصباحی
پرڑیا، مہوتری، نیپال

باب اول

﴿پس منظر﴾

الحمد للہ ! ملک نیپال کے ضلع مہوتری اور دھنوسا کا علاقہ مذہب مہذب مذہب اہل سنت و جماعت کے علم برداروں کا ہے۔جس میں غیر مقلدین وہابیہ برائے نام بلکہ الشاذ کالمعدوم کے مصداق ہیں۔شومیٔ قسمت ایسے دو افراد کہ ان میں سے ایک الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اور دوسرا مرکز اہل سنت کانپور سے فارغ التحصیل ہیں۔یعنی مولوی عظیم الدین آگے پوری اور مولوی رحمت اللہ برداہوی۔ نوشتۂ تقدیر کے مطابق ان دونوں پر شیطانی غلبہ ہوا اور وہابی ہو گئے اور اپنی وہابیت کا اعلان ایک وہابی مولوی کی کتاب ''تحریک اہل حدیث نیپال'' کے ذریعہ کروائے۔ اور اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ سادہ لوح سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو گمراہ اور اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔مسلک اہل سنت اور معمولات اہل سنت کے خلاف بے جا بکواس اور مکر وفریب کے ذریعہ عوام اہل سنت کو بہکانے لگے۔ان کے فریب کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ اپنے نام کے ساتھ تاہنوز ''رضوی'' لکھتے ہیں۔

مسلک وملت کی بقا وتحفظ اور عوام کو ان دونوں کے مکر وفریب میں آنے اور گمرہی سے بچانے کی غرض سے تقریباً آج سے بارہ برس قبل حضرت فخر نیپال صاحب نے بموقع عرس زاہدی ''آل نیپال سنی جمعیۃ العلما'' کے پلیٹ فارم سے ایک مختصر سی تحریر بشکل پوسٹر شائع کیا تھا۔اس باب میں آپ کی وہی تحریر شامل کی گئی ہے۔

احقاق حق وابطال باطل

نَحمَدُاللّٰہَ الُعَلِیَّ الُعَظِیُمَ وَنُصَلِیُ وَنُسَلِمُ عَلیٰ رَسُوُلِہِ الرَّؤُفُ الرَّحِیُمُ
اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الُحَقَّ حَقًّا وَالُبَاطِلَ بَاطِلاً

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کِسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

رسول گرامی وقار ﷺ کی عظمت پر قربان ہونے والو! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلدو! غوث وخواجہ ودیگر اولیاے امت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے دیوانو! سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے شیدائیو! اور مسلک اعلیٰ حضرت کے علم بردارو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

”تَفُتَرِقُ اُمَّتِیُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبُعِیُنَ مِلَّۃً کُلُّھُمُ فِیُ النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوا وَمَنُ ھِیَ یَا رَسُوُلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا اَنَا عَلَیُہِ وَاَصُحَابِیُ“

میری امت میں تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے جن میں بہتر (۷۲) جہنمی اور ایک فرقہ جنتی ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ ایک جنتی فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ، الرقم: ۲۶۴۱،)
(مشکوۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام، ص: ۳۰)

وہ ایک جنتی فرقہ اہل سنت وجماعت مسلک اعلیٰ حضرت کے علم بردار ہیں جو جماعت حقہ ہیں اور بہتر جہنمی فرقوں میں سے دیوبندی، اہل حدیث (غیر مقلدین) وہابی، مودودی، قادیانی۔ نیچری اور رافضی وغیرہ ہیں۔

مذکورہ حدیث کو بار بار پڑھئے، غور کیجیے اور سوچیے کہ مندرجہ ذیل عقائد شنیعہ، قبیحہ، باطلہ جو دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کی کتابوں میں مذکور ہیں کیا یہ عقائد رسول ﷺ اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں! بلکہ سراسر قرآن وحدیث کے خلاف، ضلالت وگمراہی اور کفر ونفاق پر مشتمل ہیں۔ وہ مسلمان جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے وہ ایسی باتیں زبان سے بولنا، لکھ لکھ کر چھاپنا تو درکنار دل میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ چناں چہ آپ بھی ان باطل فرقوں میں سے دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے عقائد باطلہ کی ایک جھلک ملاحظہ کریں اور قرآن وحدیث کا نام لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے فرقوں کو پہچانیں۔

دیوبندی اور غیر مقلد کے عقائد باطلہ

(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

براہین قاطعہ ص: ۷ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی

(۲) خدا تعالیٰ کو بندے کے کاموں کی خبر پہلے سے نہیں ہوتی جب بندے اچھے یا برے کام کر لیتے ہیں تب اس کو خبر ہوتی ہے۔

بلغۃ الحیران ص: ۱۵۷ مصنفہ حسین علی

(۳) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔

تحذیر الناس ص: ۸ مصنفہ قاسم نانوتوی

(۴) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔

براہین قاطعہ ص:۵۵ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی

(۵) حضور علیہ السلام کا علم بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح ہے یا ان کے برابر ہے۔

حفظ الایمان ص:۱۵ مصنفہ اشرف علی تھانوی

(۶) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آ گیا۔

براہین قاطعہ ص:۳۰ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی

(۷) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (نبی یا غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

تقویۃ الایمان ص:۱۷ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی

(۸) حضور علیہ السلام مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔

تقویۃ الایمان ص:۴۹ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی

(۹) نبی کے لیے بعطائے الٰہی علم غیب ماننا شرک ہے۔

تقویۃ الایمان ص:۱۴ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی

(۱۰) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت (صحبت) کرنے اور بیل وگدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

صراط مستقیم ص:۱۶۷، اسمٰعیل دہلوی

علاوہ ازیں نفس میلاد و فاتحہ، درود وسلام اور قیام جن کے جواز کا ثبوت قرآن وحدیث اور اقوالِ فقہا سے ثابت ہے ان کو یہ لوگ شرک وبدعت بتاتے ہیں۔

برادران اسلام! مذکورہ بالا عقائد باطلہ جو دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے ہیں کیا ان سے شانِ الوہیت اور شانِ رسالت میں گستاخی وتوہین ہوتی ہے یا نہیں؟؟؟ یقیناً اللہ ورسول (ﷻ، ﷺ) کی شان میں گستاخی وتوہین ہے اور گستاخ

رسول بحکم قرآن کافر ہے۔ اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

”قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ، لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمٰنِكُمْ“

ترجمہ: تم فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(پ:۱۰ سورہ التوبۃ، آیت ۶۵،۶۶)

فتاویٰ شامی جلد چہارم صفحہ نمبر ۲۳۴ پر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول منقول ہے:

مَنْ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْ كَذَّبَهٗ اَوْ عَابَهٗ اَوْ تَنَقَّصَهٗ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى بَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهٗ۔ جس نے رسول ﷺ کو گالی دیا یا ان کو جھٹلایا یا ان میں عیب نکالا یا ان کی شان میں گستاخی کی اس نے اللہ ﷻ کے ساتھ کفر کیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے الگ ہوگئی۔

انھیں احکام شرع کی روشنی میں سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے کبرائے وہابیہ ودیابنہ اور ان کے اتباع کو ان کے عقائد باطلہ کی بیناد پر کافر ومرتد قرار دے کر تمام اسلامی رسوم میں مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم فرمایا۔ اسی کو ہم مسلک اعلیٰ حضرت کہتے ہیں جو درحقیقت مسلک امام اعظم ہے اور اسی پر چلنے والے کو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں۔ مسلک امام اعظم کو مسلک اعلیٰ حضرت سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فرقہائے باطلہ سے امتیاز ہو جائے۔ کیوں کہ دیوبندی، مودودی اور قادیانی بھی اپنے آپ کو حنفی اور مسلک امام اعظم پر گامزن بتاتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے سب سے بڑے عالم مولانا سید مغربی رحمۃ اللہ علیہ جو حرم مکہ میں باب السلام کے

پاس درس حدیث دیا کرتے تھے اور یہ الجزائر کے باشندہ تھے۔اعلیٰ حضرت کے بارے میں فرماتے تھے:

اِذَا جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْهِنْدِ نَسْئَلُهُ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَد رَضَا خَان فَاِنْ مَدَحَهُ عَلِمْنَا اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاِنْ ذَمَّهُ عَلِمْنَا اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ هٰذَا هُوَ الْمِعْيَارُ عِنْدَنَا.

"جب ہندوستان سے کوئی آتا ہے تو ہم اس سے مولانا شیخ احمد رضا خاں کے بارے میں پوچھتے ہیں اگر وہ ان کی تعریف کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور اگر ان کی برائی کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ بد مذہب ہے۔یہی ہماری کسوٹی ہے"۔

عظیم الدین آگے پوری اور رحمۃ اللہ برداہوی یہ دونوں وہابیہ، دیابنہ فرقہائے باطلہ کے قول وتحریر سے واقف ہونے کے باوجود اس سے موافقت کرتے ہوئے عقیدۃً ان لوگوں سے اختلاط (میل جول) رکھتے ہیں۔بنابریں یہ دونوں سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت حامیٔ اہل سنت ماحیٔ شرک وبدعت قاطع نجدیت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کو بدعتی اور شرک وبدعت کا پھیلانے والا اور علمائے اہل سنت وجماعت کو ان کا ایجنٹ اور مسلک اعلیٰ حضرت کے علم برداروں کو مشرک وبدعتی گردانتے ہیں۔جمعیۃ کے علمائے اہل سنت پر بہتان تراشی کرتے ہیں۔اور یہیں تک محدود نہیں بلکہ سیدنا سرکار امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ذات مقدسہ پر بھی تنقید کرتے ہیں۔

الحمد للہ! ہمارے اس علاقہ میں علمائے اہل سنت کی ایک تنظیم بنام "آل نیپال سنی جمعیۃ العلما" مدتوں سے چل رہی ہے۔اس تنظیم کے علما تک جب

عظیم ورحمت کی بدعقیدگی کی متعدد معتبر خبریں ملیں جو حد تواتر کو پہونچ گئیں ہیں۔تو جمعیۃ کے علما نے عظیم الدین کو پانچ بار افہام وتفہیم اور گفت وشنید کے لیے طلب کیا مگر ایک بار بھی حاضر نہیں آیا۔بالآخر جمعیۃ کے علما نے ان دونوں کی بدعقیدگی وگمرہی کا حکم دیتے ہوئے ان دونوں کی شوشل بائیکاٹ کا حکم صادر فرمایا۔

لہذا علاقہ کے مسلمانوں سے گذارش ہے کہ ان دونوں کے مکر وفریب سے ہوشیار رہیں۔کیوں کی یہ دونوں سنیت کے لبادے میں قرآن وحدیث کی رٹ لگاتے ہوئے سیدھے سادھے مسلمانوں کو بدعقیدگی کا درس دے کر ان کا ایمان لوٹنے میں مصروف ہیں۔ایسے بدعقیدہ وگمراہ کی مکمل بائیکاٹ کریں یعنی سلام وکلام، اٹھنا بیٹھنا اور رشتہ وغیرہ سب بند کریں کہ یہ ایمان کے ڈاکو ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ترجمہ: اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (پ:۱۰ سورہ التوبۃ، آیت ۲۳)

ابوداؤد میں حضرت ابن عمر اور ابن ماجہ میں حضرت جابر اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ، وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ

بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(سنن ابی داؤد الرقم ٤٦٩٣، سنن ابن ماجه الرقم ٩٧، مسند احمد الرقم ٥٧١٧، المستدرک الرقم ٢٨٦)

نَسْئَلُ اللّٰهَ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الطَّاهِرَةِ
وَالْاِجْتِنَابَ عَنِ الْقَوْمِ الضَّالَّةِ.

باب دوم

﴿پس منظر﴾

عام انسان کی فطرت سے ہے کہ جب کسی چیز کے اسرار و رموز اور حقائق و کنہیات تک اس کے فہم و فراست اور اذہان و افکار کی صحیح رسائی نہیں ہوتی ہے تو اس کے سمجھنے سے وہ قاصر رہتا ہے اور وہ شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے قرآن پاک نے یوں رہنمائی فرمائی ہے۔ ''فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ'' یعنی علم والوں سے پوچھو جو تمہیں معلوم نہ ہو۔

چنانچہ جب مولانا نعیم الدین ابن مولانا عبد الوہاب صاحب مرحوم و مغفور سے چند آیات قرآنیہ و احادیث کریمہ کے صحیح مفاہیم و مطالب کے سمجھنے میں قصور واقع ہوا تو وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہوئے اور رفع شکوک کے جذبہ کے ساتھ بشکل تحریر حضرت کے پاس اظہار خیال کیا تاکہ آیات قرآنیہ و احادیث کریمہ کے صحیح مفاہیم سمجھ میں آجائیں۔

حضرت فخر نیپال صاحب نے احادیث و تفاسیر کی روشنی میں ان کے شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے ایک تحریر ان کے پاس بھیجا۔ بفضلہ تبارک وتعالیٰ حضرت کی تحریر پڑھنے کے بعد ان کے شکوک کا ازالہ ہو گیا۔ **فالحمد للہ علیٰ ذالک**

ان کے شکوک اور حضرت کے جوابات بعد کے صفحات پر ملاحظہ کریں۔

اخی الکریم مولوی محمد نعیم الدین

ھدیک اللہ الیٰ الصراط المستقیم

ازیں قبل جب کہ آپ سعودیہ میں تھے تو اس وقت آپ کا ایک خط چند شکوک وشبہات پر مشتمل آیا تھا۔ آپ کے اس خط کو بڑی حفاظت سے اپنے بیگ میں رکھا تھا مگر میرا وہ بیگ غائب ہوگیا جو آپ کو بھی معلوم ہے۔ آپ والا خط بھی نذر سارق ہوگیا۔ مگر آپ کے ذہن وفکر اور دل ودماغ میں گھر کردہ اور بشکل تحریر پیش کردہ وہ شکوک وشبہات میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔ بوجہ ضیقِ وقت وکثرتِ مشاغل مدت مدیدہ کے بعد بڑی مشکل سے وقت نکال کر آپ کے اس شکوک وشبہات کا ازالہ قرآن وسنت کی روشنی میں کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔ آپ میری تحریر کو منصفانہ نگاہ سے تلاش حق کے جذبہ کے ساتھ بغور پڑھیں اور راہِ حق کو سمجھیں۔ تاہم شبہ کا کوئی گوشہ رفع نہ ہوسکے تو پھر مجھ ناچیز کو آگاہ کریں۔

آپ کے شکوک وشبہات

(۱) بوقت سفر مصر کاٹھمنڈو میں مولوی جیش نے کشمیری مسجد کے بغل میں واقع مزار کے پاس سجدہ کروایا تھا۔ اسی وقت سے مجھے اہل سنت سے تنفر ہونا شروع ہوا اور یہ سمجھا کہ مسلک اعلیٰ حضرت یہی ہے۔

(۲) حضور ﷺ کو حضرت کہا جاتا ہے اور مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کو سنی بریلوی لوگ اعلیٰ حضرت کہتے ہیں کیا یہ حضور ﷺ سے بھی بڑے حضرت ہیں۔

(۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں (آپ نے ثبوت میں نفیِ علم غیب والی آیت پیش کیا تھا)

(۴) حضور ﷺ مالک ومختار نہیں آپ نے ثبوت میں آیت وحدیث پیش کیا تھا)

(۵) حضور ﷺ ہم جیسے بشر ہیں (آپ نے ثبوت میں انا بشر مثلکم والی آیت پیش کیا تھا)

اب آپ اپنے ان شبہات کے جوابات نمبروار بغور ملاحظہ کریں اور شکوک و شبہات دور کرتے ہوئے نیک فہم وفراست سے کام لیں۔

جواب نمبر (۱) کسی جماعت سے کوئی فرد کوئی ایسا کام کرے جو اس جماعت کے دستور کے خلاف ہو تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ اس جماعت کا قانون اور دستور ہی یہ ہے۔ مثلاً دین اسلام میں شراب، جوا اور زنا حرام، اشد حرام ہے مگر بہت سے مسلمان شرابی، جواباز اور زانی ہے تو اب ہرگز یہ نہیں کہا اور سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ چیزیں مذہب اسلام میں جائز ہیں بلکہ اس مرتکب حرام کو مجرم اور قانون شکن گردانا جائے گا۔

اگر مولوی جیش نے فی الحقیقت وفی الواقع مزار کا سجدہ آپ سے کروایا تھا تو اس نے فعل حرام کا ارتکاب کروایا تھا کہ سنی بریلوی کے نزدیک بھی غیر خدا کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے۔ اگر مولوی جیش یا اور بھی کوئی سنی بریلوی مولوی فعل حرام کا ارتکاب کرے یا کروائے تو وہ مسلک اعلیٰ حضرت نہیں ہوجائے گا یا ہے بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت پر وہ ایک بدنما داغ ہے۔

سجدہ کی دو قسم ہے۔ ایک سجدۂ تعبدی یعنی غیر خدا کو لائق عبادت جان کر سجدہ کرنا۔ دوسرا سجدہ تحیت یعنی غیر خدا کو تعظیماً سجدہ کرنا۔ پہلا سجدہ کفر ہے اور یہ سجدہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ایں دم یعنی تمام ادوار میں کفر رہا اور ہے۔ دوسرا سجدہ یعنی سجدۂ تحیت شریعت محمدی میں حرام ہے۔

اب مسلک اعلیٰ حضرت اور قولِ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کیا ہے وہ ملاحظہ کریں۔

فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص:۷۷ میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ’’غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت (اسلام) میں حرام ہے‘‘۔ اور ص:۱۱۳ میں فرماتے ہیں ’’غیر خدا کو سجدہ بلا شبہ حرام ہے پھر اگر بوجہ عبادت ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کفر ہے اور اگر بوجہ تحیت ہو تو کفر میں اختلاف ہے اس کے حرام ہونے میں اختلاف نہیں اور حق یہی ہے کہ بے نیتِ عبادت حرام ہے گناہ کبیرہ مگر کفر نہیں‘‘۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم ج:۲۲ ص: ۳۸۱)

جواب نمبر(۲) سلف سے خلف تک امت کے مشاہیر حضرات کو جن القابات سے بھی موسوم کیا گیا ان کا تقابل ان کے صرف معاصرین کے ساتھ تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہ کو امام اعظم اور پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر علیہ الرحمہ کو غوث اعظم کہا جاتا ہے ان کے ہم عصروں کے مقابلے میں نہ کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مقابلے میں۔ اب آپ اس چیز کو ایک حدیث کی روشنی میں سمجھیں۔ مشکوۃ باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت مرقوم ہے۔

’’قَالَ عُمَرُ لِأَبِی بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ أَبُوْ بَکْرٍ أَمَا إِنَّکَ إِنْ قُلْتَ ذٰالِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِنْ عُمَرَ‘‘. رواہ الترمذی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا اے وہ ذات

جو رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں بہتر ہے تو حضرت ابو بکر نے کہا اگر تو میرے بارے میں یہ کہتا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہارے بارے میں فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب طلوع نہیں ہوا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(ترمذی، باب فی مناقب عمر الرقم:٣٦٨٤، مستدرک للحاکم الرقم:٤٥٠٨، جامع الاصول الرقم:٦٤٢٧)

خط کشیدہ الفاظِ حدیث پر آپ غور کریں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ عمر سے بہتر شخص پر آفتاب طلوع نہیں ہوا۔ کیا آپ یہاں بھی یہی کہیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے تمامی انبیاے کرام و رسلِ عظام بلکہ خود اپنی ذات سے بھی بہتر اور زیادہ فضیلت والا فرمایا؟ ہرگز نہیں! مرقات شرح مشکوۃ کے اندر اسی حدیث کی شرح میں ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

’’عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِنْ عُمَرَ وَھُوَ اِمَّا مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَیَّامِ خِلَافَتِہٖ اَوْ مُقَیَّدٌ بِبَعْدِ اَبِیْ بَکْرٍ‘‘.

’’یعنی نبی کریم ﷺ کا یہ قول ’’علی رجل خیر من عمر‘‘ یا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت پر محمول ہے یا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے بعد کے ساتھ مقید ہے‘‘۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ۳۵۵/۱۷)

مذکورہ حدیث اور اس کی شرح سے واضح ہو گیا کہ مشاہیر حضرات کی شان میں جو القابات مستعمل ہوئے ہیں وہ صرف اور صرف ان کے معاصرین پر محمول ہوتے ہیں۔ اسی طرح امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شان میں

بریلوی حضرات لفظ ''اعلیٰ حضرت'' استعمال کرتے ہیں ان کے معاصرین پر محمول کرتے ہوئے نہ کہ حضور اکرم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں۔

جواب نمبر(۳) اولاً علم غیب کی تعریف اوراس کے اقسام ذہن نشیں کرلیں۔

شرح عقائد نسفی میں ہے:

''اَلْعِلْمُ بِالْغَیْبِ اَمْرٌ تَفَرَّدَ بِهِ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا سَبِیْلَ اِلَیْهِ لِلْعِبَادِ اِلَّا بِاِعْلَامٍ مِنْهُ اَوِالْاِلْهَامِ''.

''یعنی علم غیب وہ امر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوابندہ جان ہی نہ سکے مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی تعلیم والہام سے''۔

علم غیب کی دوقسمیں ہیں۔(۱)علم غیب ذاتی۔(۲)علم غیب عطائی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کا علم عطائی ہے۔ اہل سنت وجماعت حضور ﷺ کے لیےعلم غیب عطائی کا اعتقاد رکھتے ہیں نہ کہ ذاتی کا کہ علم غیب ذاتی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیےمخصوص ہے۔

آپ نے حضور ﷺ کے لیے علم غیب کی نفی والی جوآیات کریمہ اوراحادیث شریفہ پیش کیا ہے ان میں علم غیب ذاتی کی نفی ہے نہ کہ عطائی کی۔ اگر عطائی کی نفی کا بھی اعتقاد کیا جائے تو پھر ان آیات واحادیث کا مفہوم کیا ہوگا جن سے روز روشن کی طرح حضور ﷺ کے لیےعلم غیب کا ثبوت ملتا ہے۔

اب وہ آیات کریمہ واحادیث صحیحہ ملاحظہ کریں جوحضور ﷺ کے علم غیب کے لیے بیّن ثبوت ہے۔

(۱) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ.

ترجمہ: اوراللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگوتمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

(پ:٤ ،سورہ ال عمران، آیت:۱۷۹)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے:

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَصْطَفِىْ وَيَخْتَارُ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ فَيُطْلِعُهٗ عَلٰى بَعْضِ عِلْمِ الْغَيْبِ.

ترجمہ: لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔پس ان کو خبردار کرتا ہے بعض علم غیب پر۔

(تفسیر خازن آیت: ۱۷۹ الجزء ٤/٢)

اورتفسیر کبیر میں ہے :

فَاَمَّا مَعْرِفَتُهٗ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِعْلَامِ مِنَ الْغَيْبِ فَهُوَ مِنْ خَوَاصِّ الْاَنْبِيَاءِ.

ترجمہ: لیکن ان باتوں کا بطریق غیب پر مطلع ہونے کے جان لینا یہ انبیائے کرام کی خصوصیت ہے۔ (تفسیر کبیر آیت: ۱۷۹)

اورتفسیر جمل میں ہے:

اَلْمَعْنٰى لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ اَنْ يَّصْطَفِىَ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَيُطْلِعُهٗ عَلَى الْغَيْبِ.

ترجمہ: معنی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔پس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

(تفسیر جمل آیت: ۱۷۹)

اورتفسیر جلالین میں ہے:

فَتَعۡرِفُوۡا الۡمُنَافِقَ قَبۡلَ التَّمِیۡزِ (وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِی) یَخۡتَارُ (مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَاءُ) فَیُطَّلِعُهٗ عَلٰی غَیۡبِهٖ کَمَا أَطَّلَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلٰی حَالِ الۡمُنَافِقِیۡنَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع نہیں کرنے کا تا کہ فرق کرنے سے پہلے منافقوں کو جان لو۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے چھانٹ لیتا ہے تو اس کو اپنے غیب پر مطلع فرماتا ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام کو منافقین کے حال پر مطلع فرمادیا۔

(تفسیر الجلالین آیت: ۱۷۹ الجزء ۱/۴۷۱)

اس آیت کریمہ اوران تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدا کا خاص علم غیب پیغمبر پر ظاہر ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے جو فرمایا کہ بعض غیب اس سے مراد ہے۔ علم الٰہی کے مقابلہ میں بعض اور کل ما کان و ما یکون بھی خدا کے علم کا بعض ہے۔

(۲) وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ

اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

(پ:۵، سورہ النساء، آیت: ۱۱۳)

اس آیت کے تحت جلالین میں ہے: اَیۡ مِنَ الۡاَحۡکَامِ وَالۡغَیۡبِ یعنی احکام اور علم غیب۔ اور تفسیر مدارک میں ہے: مِنۡ اُمُوۡرِ الدِّیۡنِ وَالشَّرَائِعِ اَوۡ مِنۡ خَفِیَّاتِ الۡاُمُوۡرِ وَضَمَائِرِ الۡقُلُوۡبِ.

ترجمہ: دین اور شریعت کے امور سکھائے اور چھپی ہوئی باتیں اور دلوں کے راز بتائے۔ اور تفسیر خازن میں ہے: یَعۡنِیۡ مِنۡ اَحۡکَامِ

الشَّرۡعِ وَاُمُوۡرِ الدِّیۡنِ وَقِیۡلَ عَلَّمَکَ مِنۡ عِلۡمِ الۡغَیۡبِ مَالَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ وَقِیۡلَ مَعۡنَاهُ عَلَّمَکَ مِنۡ خَفِیَّاتِ الۡاُمُوۡرِ وَاَطۡلَعَکَ عَلٰی ضَمَائِرِ الۡقُلُوۡبِ وَعَلَّمَکَ مِنۡ اَحۡوَالِ الۡمُنَافِقِیۡنَ وَکَیۡدِهِمۡ. ترجمہ: یعنی شریعت کے احکام اور دین کی باتیں سکھائیں اور کہا گیا ہے کہ آپ کو علم غیب میں سے وہ باتیں سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو چھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں کے راز پر مطلع فرمایا۔ اور منافقین کے مکروفریب آپ کو بتادیئے۔

(تفسیر الجلالین، المدارک، الخازن آیت: ۱۱۳)

اس آیت اوران تفاسیر سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو تمام آئندہ اور گزشتہ واقعات کی خبر دے دی گئی کلمہ ''مــا'' عربی زبان میں عموم کے لیے ہوتا ہے جس کو آپ بخوبی جانتے ہیں۔ تو آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت کے احکام دنیا کے سارے واقعات، لوگوں کے ایمانی حالات وغیرہ جو کچھ بھی آپ کے علم میں نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام چیزیں بتادیا۔

(۳) اَلرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ

ترجمہ: رحمٰن نے، اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا، ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

(پ:۲۷، سورہ الرحمٰن آیت: ۱،۲،۳،۴)

اس آیت کے تحت تفسیر معالم التنزیل میں ہے:

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ اَیۡ مُحَمَّدًا عَلَیۡهِ السَّلَامُ عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ یَعۡنِیۡ

بَیَانَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنَ.

ترجمہ: اللہ نے انسان یعنی محمد رسول ﷺ کو پیدا فرمایا اوران کو بیان یعنی ساری اگلی پچھلی باتوں کا بیان سکھا دیا۔

(تفسیر معالم التنزیل آیت: ۱،۲،۳،۴)

اورتفسیر خازن میں ہے:

قِیْلَ اَرَادَ بِالْاِنْسَانِ مُحَمَّدًا صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ یَعْنِیْ بَیَانَ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنَ لِاَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُنَبِّیُٔ عَنْ خَبَرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَنْ یَوْمِ الدِّیْنِ.

ترجمہ: انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں کہ ان کو اگلے پچھلے امور کا بیان سکھا دیا گیا۔ کیوں کہ حضور علیہ السلام کو اگلوں اور پچھلوں کی اور قیامت کے دن کی خبر دے دی گئی۔

(تفسیر الخازن آیت: ۱،۲،۳،۴)

(۴) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

ترجمہ: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(پ:۲۹، سورہ الجن آیت: ۲۶)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے:

اِلَّا مَنْ یَّصْطَفِیْہِ لِرِسَالَتِہٖ وَنُبُوَّتِہٖ فَیُظْھِرُ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ مِنَ الْغَیْبِ حَتّٰی یَسْتَدِلَّ عَلٰی نُبُوَّتِہٖ بِمَا یُخْبِرُبِہٖ مِنَ الْمُغِیْبَاتِ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ مُعْجِزَۃً لَّہٗ

ترجمہ: سوائے اس کے جس کو اپنی نبوت ورسالت کے لیے چن لیئے۔ پس ظاہر فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے غیب تا کہ ان کی نبوت پر دلیل پکڑی جا سکے ان غیب کی چیزوں سے جس کی وہ خبر دیتے ہیں۔ تو یہ ان کا معجزہ ہوتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ ﷻ انبیائے کرام اور رسلِ عظام کو بطور معجزہ علم غیب عطا فرماتا ہے۔

(تفسیر الخازن آیت: ۲۶)

اورتفسیر روح البیان میں ہے:

قَالَ ابْنُ الشَّیْخِ اِنَّہٗ تَعَالٰی لَا یُطْلِعُ عَلَی الْغَیْبِ الَّذِیْ یَخْتَصُّ بِہٖ تَعَالٰی عِلْمُہٗ اِلَّا لِمُرْتَضَی الَّذِیْ یَکُوْنُ رَسُوْلًا.

ترجمہ: ابن شیخ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے۔

(روح البیان، آیت: ۲۶)

(۵) وَ مَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

(پ:۳۰، سورہ التکویر، آیت: ۲۴)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے:

یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَاتِیْہِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا یَبْخَلُ بِہٖ عَلَیْکُمْ بَلْ یُعَلِّمُکُمْ.

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے تو تم پر اس میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں۔

(تفسیر الخازن آیت: ۲۴)

اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے:

عَلَی الْغَیْبِ وَخَبَرِ السَّمَاءِ وَمَا اُطُّلِعَ عَلَیْهِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْقَصَصِ بِضَنِیْنٍ اَیْ بِبَخِیْلٍ یَقُوْلُ اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَاتِیْهِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلاَ یَبْخَلُ بِهٖ عَلَیْکُمْ بَلْ یُعَلِّمُکُمْ وَیُخْبِرُکُمْ وَلاَیَکْتُمُهٗ کَمَا یَکْتُمُ الْکَاهِنُ .

ترجمہ: حضور علیہ السلام غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور جن خبروں اور قصوں پر انہیں اطلاع دی گئی ہے بخیل نہیں ہیں بلکہ تم کو سکھاتے ہیں اور تم کو خبر دیتے ہیں اور جیسے کاہن چھپاتے ہیں ویسے نہیں چھپاتے۔

(تفسیر معالم التنزیل آیت: ٢٤)

ان آیات اور ان کی تفاسیر سے معلوم ہوا کہ قرآن میں سب کچھ ہے اور اس کا سارا علم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو دیا گیا حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا اور یہ کہ آپ لوگوں کو علم غیب سکھاتے ہیں سکھائے گا وہی جو خود جانتا ہو۔

اب علم غیب کے تعلق سے احادیث کریمہ ملاحظہ کریں۔

حدیث نمبر (۱) بخاری کتاب بدء الخلق اور مشکوۃ باب بدء الخلق و ذکر الانبیا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ .

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا تو ہم کو ابتداے پیدائش کی خبر دے دی۔ یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں

میں پہونچ گئے۔ اور دوزخی اپنی منزلوں میں۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

(صحیح البخاری الرقم: ٣١٩٢، مسند الصحابہ الرقم: ٢٠٣٠، شرح السنہ ١٠٠٧/١، جامع الاصول من احادیث الرسول الرقم: ١٩٩٠)

اس جگہ حضور علیہ السلام نے دو قسم کے واقعات کی خبر دی۔ (۱) عالم کی پیدائش کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ (۲) پھر عالم کی انتہا کس طرح ہوگی۔ یعنی روز ازل سے قیامت قیام ہونے تک ایک ایک ذرہ وقطرہ بیان فرمادیا۔ یہ حضور علیہ السلام کا بعطاے الٰہی علم غیب نہیں تو اور کیا ہے۔

حدیث نمبر (۲) مشکوۃ باب المساجد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رَأَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .

ترجمہ: میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا۔ رب سبحانہ وتعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی۔ تو آسمان وزمین کی تمام چیزوں کو میں نے جان لیا۔

(سنن الترمذی الرقم: ٣٥٤٢، مسند احمد الرقم: ٣٥٤٨، سنن الدارمی الرقم: ٢٢٠٤، مجمع الزوائد الرقم: ١٢٢٢، مسند ابی یعلی الرقم: ٢٥٥٣)

حدیث نمبر (۳) بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ، أَمَّا هٰذَا فَکَانَ لاَ یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ ، وَأَمَّا

هَـذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ ، فَشَقَّهُ بِـاثْنَيْنِ ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا ، مَا لَمْ يَيْبَسَا .

حضور علیہ السلام دو قبروں پر گذرے جن میں عذاب ہو رہا تھا تو فرمایا کہ ان دونوں شخصوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہ بچتا تھا، دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر ایک تر شاخ لے کر اس کو آدھا آدھا چیرا پھر دونوں قبر پر ایک ایک کو گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ ٹکڑے خشک نہ ہوں گے ان دونوں شخصوں سے عذاب میں کمی کی جائے گی۔

(صحیح البخاری الرقم: ۶۰۵۲، صحیح مسلم الرقم: ۷۰۳، سنن النسائی الرقم: ۲۰۸۱، سنن ابن ماجه الرقم: ۳۷۴، مسند احمد الرقم: ۲۰۰۸، صحیح ابن حبان الرقم: ۳۱۲۸)

آپ غور کریں کہ حضور ﷺ نے قبر کے اندر ہونے والے عذاب کو ملاحظہ فرمالیا وجہ عذاب بھی بیان فرمادیا۔ اور رفع عذاب کی تدبیر بھی کردی۔

حدیث نمبر (۴) مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد باب غزوۂ بدر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا هٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میدان بدر میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور اپنے دست مبارک کو

اِدھر اُدھر زمین پر رکھتے تھے۔ راوی نے فرمایا کہ مقتولین سے کوئی بھی حضور علیہ السلام کی نشاندہ جگہ سے ذرا بھی نہ ہٹا۔

(صحیح مسلم الرقم: ٤٧٢١، سنن ابی داؤد الرقم: ٢٦٨٣، سنن النسائی الرقم: ٢٠٨٦، مسند احمد الرقم: ١٤٠٥٤، صحیح ابن حبان الرقم: ٤٨٠٨، مسند ابی یعلی الرقم: ٣٣٢٢)

یعنی حضور علیہ السلام نے کافروں سے جس کے لیے جس جگہ کی نشاندہی فرمائی تھی بعد اختتام جنگ وہ اسی جگہ مقتول پایا گیا۔

واضح رہے کہ کون کس جگہ اور کب مرے گا یہ علوم خمسہ میں سے ہے جس کی خبر حضور علیہ السلام جنگ بدر میں ایک روز قبل ہی دے رہے ہیں۔

حدیث نمبر (۵) مشکوۃ شریف باب مناقب ابی بکر وعمر میں ہے کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ يَكُوْنُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ ۔ یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں تاروں کے برابر ہوں فرمایا ہاں وہ عمر ہے جس کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر و عمر، الفصل الثالث ص: ٥٦٠)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو قیامت تک کے سارے لوگوں کے تمام ظاہری اور پوشیدہ اعمال کی پوری خبر ہے اور آسمانوں کے تمام ظاہری و پوشیدہ تاروں کا بھی تفصیلی علم ہے حالانکہ بعض تارے اب تک فلاسفہ کو سائنسی آلات سے معلوم نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام نے ان دونوں چیزوں کو ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ عمر کی نیکیاں

تاروں کے برابر ہیں۔ دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہی بتا سکتا ہے جسے دونوں چیزوں کا علم بھی ہو اور مقدار بھی معلوم ہو۔

مذکورہ بالا آیات کریمہ اور احادیث شریفہ کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں جو حضور علیہ السلام کے علم کی بیّن دلیل ہیں مگر طوالت کا خیال کرتے ہوئے اختصاراً اسی پر بس کرتا ہوں۔ آپ غور کریں اور نیک فہم سے کام لیں۔

جواب نمبر(۴) قرآن وحدیث گواہ ہے کہ اللہ ﷻ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو ساری کائنات کے لیے قاضی، حاکم اعلیٰ اور مالک ومختار دوعالم بنا کر بھیجا۔ اور خدائے ﷻ کے عطا کیے ہوئے اختیارات وکمالات کی بدولت امام الانبیا ﷺ نے کبھی انگلی کے ایک اشارے سے آسمان پر چاند کو توڑا، کبھی ڈوبے ہوئے سورج کو واپس موڑا، کبھی سیاہ فام چہرے کو اپنے دست مبارک سے بدر منیر بنایا اور کبھی کسی کو اپنی زبان حق ترجمان سے جنت کا مژدہ سنایا۔

آپ نے اعتراض میں جو آیات کریمہ پیش کیا تھا ان کا مقصود ومفہوم یہ ہے کہ اللہ ﷻ کی عطا کے بغیر حضور ﷺ نہ خزائن اللہ کے مالک ہیں، نہ کسی نفع ونقصان کے مالک ہیں اور نہ کسی کو ہدایت دے سکتے ہیں۔ ہاں اس کی عطا اور چاہنے سے حضور ﷺ ان تمام چیزوں کا اختیار رکھتے ہیں اگر یہ توضیح نہ کی جائے تو پھر ان آیات اور احادیث کا مطلب ومقصد کیا ہوگا جن سے حضور کی ملکیت اور ان کے اختیار کا ثبوت ملتا ہے؟۔

واضح رہے کہ اللہ ﷻ کی ملکیت اور حضور ﷺ کی ملکیت میں بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ ﷻ کی ملکیت حقیقی ہے اور حضور ﷺ کی ملکیت مجازی۔ اللہ ﷻ ہر چیز کا خالق اور مالک حقیقی ہے اور اس کی عطا سے حضور ﷺ مالک مجازی ہیں۔

اب چند وہ آیات واحادیث ملاحظہ کریں جو حضور ﷺ کے مالک ومختار

ہونے کی بیّن دلیل ہیں۔

آیت نمبر(۱) وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ: اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ ورسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا۔

(پ: ۱۰، سورہ التوبۃ، آیت: ۷۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ بھی لوگوں کو غنی اور مال دار فرماتے ہیں اور دوسروں کو غنی وہی کرے گا جو خود مال دار ہوگا۔

آیت نمبر(۲) وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

ترجمہ: اور میرے محبوب پاک ﷺ کی شان تو یہ ہے کہ وہ پاک اور ستھری چیزوں کو حلال اور گندی وناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے۔

(پ: ۹، سورہ الاعراف، آیت: ۱۵۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ اختیار دے دیا کہ جس چیز کو چاہیں حلال کردیں اور جس چیز کو چاہیں حرام کردیں۔

آیت نمبر(۳) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ.

ترجمہ: اے محبوب تیرے رب کی قسم کوئی مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے معاملے میں تیری حکومت تسلیم نہ کرے۔

(پ: ۵، سورہ النساء، آیت: ۶۵)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام مومن کے ہر معاملے میں قاضی اور حاکم اعلیٰ ہیں اور حاکم بے اختیار نہیں بلکہ بااختیار ہوتا ہے۔

آیت نمبر(۴) قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

ترجمہ: اے ایمان والو! ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اس کو حرام نہیں جانتے۔
(پ:١٠، سورہ التوبۃ، آیت: ٢٩)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور اکرم ﷺ کی حرام کی ہوئی چیز کو حرام نہ مانیں اور ان کے اختیارات کو تسلیم نہ کریں ایمان والوں پر فرض ہے کہ ان سے جنگ کریں۔ واضح ہو کہ کتا، بلی، گدھا وغیرہ کی حرمت قرآن میں نہیں ملتی احادیث یعنی حضور ﷺ کے فرمان عالی شان ہی سے ملتی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو مالک ومختار بنایا ہے۔

اب چند احادیث کریمہ ملاحظہ کریں۔

حدیث نمبر(۱) مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِيْ".

یعنی حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور مجھ کو سونپی گئیں۔

(صحیح البخاری الرقم: ٦٠٦٢، صحیح مسلم الرقم: ٦١١٦، مسند احمد بن حنبل الرقم: ٧٥٧٥، صحیح ابن حبان الرقم: ٢٣٢٤، مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین، الفصل الاول ص:١٥٢)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب سبحانہ وتعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام خزانہائے زمین کی کنجیاں عطا فرمائیں اور کنجی مالک ہی کو دی جاتی ہے۔

حدیث نمبر(۲) مشکوۃ کے اسی باب میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا:

"أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَ الْأَبْيَضَ".

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو دو خزانے عطا فرمائے گئے ایک سرخ اور ایک سفید۔

(مسند احمد بن حنبل الرقم: ٢٢٤٤٨، جامع الاحادیث الرقم: ٦٨٦٧، جمع الجوامع الرقم: ٢٣٤١، مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین، الفصل الاول ص:١٥٢)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو تمام سونا اور چاندی عطا فرمائے گئے اور قبضہ بھی دے دیا گیا۔ واضح ہو کہ حدیث کے الفاظ احمر اور ابیض سے مراد سونا اور چاندی ہے جیسا کہ مرقات شرح مشکوۃ میں مذکور ہے۔

حدیث نمبر(۳) بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر: ۲۵۹ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کس شئی نے ہلاک کیا ہے تو اس نے عرض کی "وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ" کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے مجامعت کر بیٹھا ہوں تو نبی کریم ﷺ نے خدائی فیصلہ کے مطابق ارشاد فرمایا کہ غلام آزاد کرو۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں غلام آزاد نہیں کر سکتا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ دو مہینے کے متواتر روزے رکھو۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ تو اس نے عرض کی میں خود مسکین ہوں تو حضور

اکرم ﷺ نے فرمایا بیٹھ جا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹوکرا کھجور کا آیا ''قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ ''حضور ﷺ نے فرمایا وہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ تو اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کھجوروں کا ٹوکرا اٹھالے اور مدینہ کے غریبوں میں تقسیم کردے تیرا کفارہ ادا ہوجائے گا۔ تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مدینہ میں مجھ سے زیادہ فقیر اور کون ہوسکتا ہے۔'' فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ''اس شخص کی بات سن کر نبی کریم ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کھجوروں کا ٹوکرا لے جا اپنے بچوں کو کھلا دے تیرا کفارہ ادا ہوجائے گا۔

(صحیح البخاری الرقم: ۱۹۳۶ ،مسند احمد بن حنبل الرقم: ۲۷۱۱٤، صحیح ابن حبان الرقم:۲۹۸، سنن البیهقی الرقم:۷۸۳۶)

غور کیجئے کہ کفارۂ روزہ کے بارے میں قرآن کا فیصلہ ہے کہ اولاً غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ مگر حضور نبی اکرم مختار دو عالم ﷺ اس شخص کو یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ یہ کھجور اپنے بچوں کو کھلا دے تیرا کفارہ ادا ہوجائے گا۔

اب یہاں حق تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ فوراً حکم دیتا کہ اے میرے محبوب میرے فیصلے کے علاوہ اپنی طرف سے فیصلہ کرنے والا تو کون ہے؟ مگر ایسا نہیں فرمایا گیا اور فرمایا بھی کیسے جاتا جب کہ خدائے تعالیٰ نے خود فیصلہ کردیا ہوا ہے ''فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ ''یعنی اے میرے محبوب پاک ﷺ آپ اپنی امت

کے حاکم ہیں آپ کا فیصلہ ماننا لوگوں پر ضروری ہے۔ جو تیرے فیصلے کو نہیں مانتا وہ مومن ہی نہیں ہے۔

حدیث نمبر(۴) مشکوۃ شریف کتاب المناسک صفحہ نمبر:۲۲۱ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو ایک آدمی نے عرض کی ''أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ '' کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ تو حضور ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس نے تین بار اسی طرح سے اس بات کو دہرایا تو حضور ﷺ نے فرمایا ''لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ '' کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال فرض ہوجاتا۔

(صحیح مسلم الرقم: ۳۳۲۱، مسند احمد بن حنبل الرقم: ۱۰۶۱۵، المستدرک الرقم: ۱۷۲۸، صحیح ابن حبان الرقم: ۳۷۰٤، مشکوۃ کتاب المناسک ،الفصل الاول ص: ۲۲۱)

آپ غور کیجیے کہ یہ حدیث پاک اختیار مصطفیٰ ﷺ کی کتنی واضح دلیل ہے کہ آپ کے ہاں کہہ دینے سے ہر سال کے لیے حج کی فرضیت ہوجاتی۔

حدیث نمبر(۵) مشکوۃ باب اخلاق النبی صفحہ نمبر: ۵۲۱ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''يَا عَائِشَةُ ، لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ ''

اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔

(مسند ابی یعلی الرقم: ٤٧٩٥، جمع الجوامع الرقم:۹٦۷، مجمع الزوائد الرقم: ۱٤۲۱۰، مشکوۃ باب اخلاق النبی،الفصل الثالث ص: ۵۲۱)

معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام ہر طرح مالک و مختار ہیں مگر ظاہر کرنا منظور نہیں۔

جواب نمبر(۵) ہر نبی یقیناً بشر اور انسان ہوتا ہے اور وہ کھاتا بھی ہے اور پیتا بھی ہے، چلتا پھرتا اور نکاح بھی کرتا ہے، اس کی اولاد بھی ہوتی ہے بلکہ بشر ہونے کی حیثیت میں بشریت کے تمام تقاضے اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر محض اس بنا پر ہی نبی کو اپنے جیسا ایک بشر سمجھ لینا نہ صرف بے ادبی اور گستاخی ہے بلکہ کفر ہے اور یہ طریقۂ کفار ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے ''قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا'' (سورۂ یٰسین آیت ۱۵) کفار لوگ بولے نہیں ہو تم مگر ہماری طرح آدمی۔ قرآن پاک میں دوسری جگہ ہے ''وَ اَسَرُّوا النَّجْوَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' (سورۃ الانبیا آیت ۳) اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورہ کی کہ یہ (محمد ﷺ) کون ہیں؟ ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا ''قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' یہ آیت پاک اسی پر بس نہیں بلکہ آگے ''یُوْحٰٓی اِلَیَّ'' کی بھی قید ہے۔ اسی قید نے نبی کو عام انسانوں سے ممتاز کر دیا۔

حضور اکرم نور مجسم ﷺ انسانوں میں شامل ہیں مگر انسانوں سے ممتاز ہیں کیوں کہ جو انسان ہو کر انسانوں میں ممتاز ہو اس کا تصور کرنا مشکل نہیں اور جو انسان ہو کر انسانوں سے ممتاز ہو اس کا اور اس کے مقام کا تصور کرنا محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک بار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة سوا ربی'' کہ اے ابوبکر! اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کسی نے میری حقیقت کو نہیں پہچانا۔

اگر یہ کہلوایا جاتا کہ میں تم جیسا انسان ہوں مگر تم سے زیادہ بہادر ہوں۔ یا تم سے زیادہ فلسفی ہوں۔ یا تم سے اچھا شاعر ہوں تو تصور کر لیا جاتا۔ کیوں کہ جو انسانوں

میں زیادہ ممتاز ہو اس کا تصور کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً رستم، ارسطو اور متنبّی کا تصور کر لینا کوئی مشکل نہیں لیکن جو انسانوں سے زیادہ ممتاز ہو اس کا تصور اور اس کی حقیقت کا سمجھنا اسی صف کے لوگ یا اس سے ارفع و اعلیٰ ہی کر سکتے ہیں، عام انسان نہیں۔ آپ بُو کی کیفیت اور کھانے کی لذت سونگھے اور چکھے بغیر نہیں بتا سکتے تو وحی تو سونگھی اور چکھی بھی نہیں جاتی۔ اسی لیے ''بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' پر یقین رکھنے والوں کو ''یُوْحٰٓی اِلَیَّ'' پر بھی نگاہ رکھنی چاہیے اور صوم وصال کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے فرمان عالی شان ''اَیُّكُمْ مِثْلِیْ'' کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

نبی جنس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں، جن یا فرشتہ نہیں ہوتے۔ نبی کی بشریت سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کیوں کہ نبی کی بشریت سے انکار کفر ہے۔ مگر نبی کو بشر کہنا بھی حرام اور سخت بے ادبی و گستاخی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ ماں، باپ کی بیوی ہوتی ہے اور باپ، ماں کا شوہر ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر باوجود اس کے اگر کوئی بیٹا اپنی ماں کو باپ کی بیوی یا باپ کو ماں کا شوہر کہے تو یقیناً والدین کی سخت بے ادبی و گستاخی ہوگی اور ایسا کہنے والا بے ادب و گستاخ کہا اور سمجھا جائے گا۔

''لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا''.

ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ:۱۸، سورہ النور، آیت: ۶۳)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر جلالین تحریر کرتے ہیں:

''بِاَنْ تَقُوْلُوْا یَامُحَمَّدُ بَلْ قُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ لِیْنٍ وَتَوَاضُعٍ وَخَفْضِ صَوْتٍ'' رسول کو ان کا نام لے کر نہ پکارو

بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو اور یہ بھی کہو تو نرمی وتواضع کے ساتھ آواز کو پست کرتے ہوئے۔

(تفسیر الجلالین آیت: ٦٣، الجزء٦/٣٥٣)

تفسیر صاوی میں اسی آیت کے تحت ہے۔

"اَیْ نِدَائُہٗ بِمَعْنٰی لَاتُنَادُوْہُ بِاِسْمِہٖ فَتَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ وَلَا بِکُنِّیَّتِہٖ فَتَقُوْلُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ بَلْ نَادُوْہُ وَخَاطَبُوْہُ بِالتَّعْظِیْمِ وَالتَّکْرِیْمِ وَالتَّوْقِیْرِ بِاَنْ تَقُوْلُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ وَغَیْرَ ذَالِکَ وَاُسْتُفِیْدَ مِنَ الْاٰیَۃِ اَنَّہٗ لَایَجُوْزُ نِدَاءُ النَّبِیِّ بِغَیْرِ مَایُفِیْدُ التَّعْظِیْمَ لَا فِیْ حَیَاتِہٖ وَلَا بَعْدَ وَفَاتِہٖ"۔

(تفسیر الصاوی سورۃ النور ٦٣)

علامہ صاوی فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معانی یہ ہیں کہ رسول ﷺ کو ان کا نام لے کر ندا نہ کرنا اس طور سے کہ کہو "یا محمد" اور نہ ان کی کنیت کے ساتھ ندا کرنا اس طرح سے کہ کہو "یا ابا القاسم" بلکہ تعظیم وتوقیر کے ساتھ یوں ندا کیا کرو یا رسول اللہ! اے اللہ کے رسول، یا نبی اللہ! اے اللہ کے نبی، یا امام المرسلین! اے رسولوں کے پیشوا، یا رسول رب العالمین! اے رب العالمین کے رسول، یا خاتم النبیین! اے آخری نبی وغیرہ اور اس آیت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نبی کو ایسے الفاظ سے ندا کرنا جائز نہیں جن سے تعظیم مفہوم نہ ہوتی ہو۔ نہ دنیوی حیات میں نہ وصال کے بعد۔

غور کیجیے کہ اس آیت مقدسہ اور اس کی تفسیر نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ عام انسانوں کی طرح نبی کو پکارنا اور خطاب کرنا جائز نہیں۔ نبی کو مکرم و معظم الفاظ والقاب کے ساتھ پکارا جائے۔

اللہ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم دیا کہ قل انما انا بشر مثلکم کہ اے محبوب تم کہہ دو میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ اللہ ﷻ نے ہم امت مصطفی کو حکم نہیں دیا کہ اے میرے محبوب کی امت تم اپنے نبی کو اپنی طرح بشر کہو۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنھوں نے اس آیت پاک کو نبی کی زبان فیض ترجمان سے سنا اور نبی کی صورت وسیرت، چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا اور سونا جاگنا اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود نبی کریم ﷺ کو کبھی بھی اپنے جیسا نہ سمجھا اور نہ کہا۔ ثبوت کے لیے احادیث کریمہ ملاحظہ کریں۔

مسلم شریف جلد اول صفحہ نمبر ۴۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے ایک مسئلہ پوچھا اور میں دروازہ کے پیچھے سے سن رہی تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ایک جنبی آدمی روزہ رکھ سکتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسی حالت میں بھی روزہ رکھتا ہوں۔ تو اس صحابی نے عرض کی کہ "لَسْتَ مِثْلُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ" کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمارے مثل نہیں۔

(صحیح مسلم الرقم: ٢٦٤٩، سنن ابی داؤد الرقم: ٢٣٩١، مؤطا امام مالک الرقم: ١٠١٥، مسند احمد بن حنبل الرقم: ٢٦١٢٥، صحیح ابن حبان الرقم: ٣٤٩٥)

بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر ۷ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو اعمال کا حکم فرمایا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "لَسْنَا کَھَیْأَتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَلَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ" یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی بھی آپ کے مثل نہیں۔

بے شک اللہ ﷻ نے آپ کے اگلے پچھلے تمامی گناہوں کو بخش دیا ہے۔

(صحیح البخاری الرقم: ۲۰، مسند احمد بن حنبل الرقم: ۲٤۳۳٤، مسند الصحابہ الرقم: ۲۱۷)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کی دربار میں اشعار پڑھتے تھے وہ ایک شعر حضور کی بارگاہ میں پڑھتے ہیں۔

اَنْتَ خَیْرُ الْخَلْقِ خَیْرُ الْاَنْبِیَاءِ خَیْرُ الرُّسُلِ
لَیْسَ مِثْلُکَ مُمْکِنٌ فِی الْکَائِنَاتِ یَا رَسُوْلُ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ تمام مخلوق اور انبیا و رسل میں سب سے بہتر ہیں کائنات میں آپ کے جیسا ہونا ممکن ہی نہیں۔

جب خیر القرون کے رہنے والے حضور ﷺ کے صحبت یافتہ صحابہ کرام نے نبی کریم کو اپنے جیسا نہ سمجھا اور نہ کہا تو اس دور پرفتن کا انسان اپنے آپ کو حضور ﷺ کی طرح سمجھے یا کہے تو یہ کہاں تک روا اور حق بجانب ہوگا یا ہے؟ آپ خود غور کریں۔

بخاری شریف جلد ثانی صفحہ نمبر: ۹۱۹، مسلم شریف جلد ثانی صفحہ نمبر: ۳۲۷، مشکوۃ شریف صفحہ نمبر: ۹۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔

(صحیح البخاری الرقم: ٦٢٢٧، صحیح مسلم الرقم: ٦٨٢١، صحیح ابن حبان الرقم: ٦١٦٢، مسند احمد بن حنبل الرقم: ٩٩٦٣، مسند الصحابہ الرقم: ٢٥٣)

اس حدیث پاک کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کو یہ پورا حق تھا کہ وہ اعلان کرتے کہ اے دنیا والو! میں نعوذ باللہ خدا کے مثل ہوں کیوں کہ خدا نے مجھے اپنی

صورت پر پیدا کیا ہے۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام نے ایسا اعلان نہیں فرمایا۔ کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اگر میں نے اس قسم کا اعلان کیا تو نبوت وخلافت تو درکنار ایمان بھی نہیں رہے گا تو اگر حضرت آدم علیہ السلام کا صورت حق پر پیدا ہونے کے باوجود بھی ایسا اعلان کرنا کفر ہے تو اپنے آپ کو امام الانبیا ﷺ کے مثل سمجھنے والوں کا یہ اعلان کرنا کہ میں نبی کی طرح بشر ہوں کیوں کر کفر نہیں ہوگا؟ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

آپ کے شکوک وشبہات کے مختصر جوابات میں نے قلم بند کر دیئے ہیں آپ سنجیدگی کے ساتھ بنظر عمیق چند بار اس تحریر کو پڑھیں اور ازالۂ شکوک وشبہات کریں۔

نوٹ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان پر فرقہ باطلہ والے یہ الزام ڈالتے ہیں کہ وہ تکفیر مسلمین میں بڑے بے باک تھے۔ اس سلسلے میں آپ سے میں گذارش کروں گا کہ آپ میرے دیئے ہوئے ان کاغذات کو جو میں نے جنک پور بس اڈہ میں آپ کے عرب جانے کے روز دیا تھا بغور پڑھیں تو واضح ہو جائے گا کہ اعلیٰ حضرت کسی مسلمان کی تکفیر کے سلسلہ میں کتنے بڑے محتاط تھے۔

اب اخیر میں فرقہ وہابیہ ودیابنہ کے عقائد کی ایک جھلک دیکھیں اور غور کریں۔

(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (براہین قاطعہ)

(۲) اللہ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کر لے۔ کسی نبی ولی جن فرشتے بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ (تقویۃ الایمان)

(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (ایضاح الحق)

(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے اچھے یا برے کام کر لیتے تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ (بلغة الحیران)

(۵) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس)

(۶) حضور علیہ السلام کا مثل ونظیر ممکن ہے۔ (یک روزی)

(۷) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے۔ کیوں کہ آپ بھی انسان ہیں۔ (براہین قاطعہ)

(۸) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ)

(۹) حضور علیہ السلام کا علم بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان)

وغیرہ ذالک۔

اب میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ بالا عقائد اہل ایمان کے ہوسکتے ہیں؟ اور اللہ ورسول (سبحانہ وتعالیٰ، ﷺ) کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟

کتبہ: محمد اسرائیل رضوی

۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

باب سوم

﴿پس منظر﴾

شاہی حکومت کے قریبی کشمیری نژاد جناب ڈاکٹر محمد محسن نیازی صاحب کاٹھمنڈو کے رہنے والے تھے اور مسلمانوں کے بہت بڑے سیاسی لیڈر مانے جاتے تھے۔ حضرت فخر نیپال صاحب کی ان سے کئی بار کی ملاقات اور باہمی دید وشنید تھی۔

۲۰۵۱ بکرمی سال کے اواخر میں جب نیپال میں چند ماہ کے لیے ایمالے پارٹی برسر اقتدار آئی تھی تو اس دوران کاٹھمنڈو سے شائع ہونے والا ہفت روزہ ''سوروچی'' کے پترکار نے ڈاکٹر موصوف سے نیپال اور نیپالی مسلمانوں کے بارے میں ایک انٹرویو لیا تھا جس کو مذکورہ اخبار کے ۷/ گتے جیٹھ ۲۰۵۲ بکرمی کے شمارہ میں ڈاکٹر صاحب کی تصویر کے ساتھ شائع کیا تھا۔ اخبار میں شائع ہونے والے ان کے جوابات شریعت اسلامیہ کے خلاف تھے۔ حضرت نے اخبار پڑھنے کے بعد بطور تصدیق ان کے پاس ایک خط لکھا جس کا جواب اقرار میں آیا۔ اس کے بعد ان کے جوابات کی تردید اور احکام شرع کی وضاحت قرآن وسنت کی روشنی میں کرتے ہوئے حضرت نے ایک تحریر ان کے پاس بھیجا تھا۔ وہ تمام تحریریں آگے کے صفحات پر ملاحظہ کریں۔

❁......❁......❁

۲۹ جنوری ۱۹۹۵ء

گرامی وقار جناب ڈاکٹر محمد محسن صاحب! سلام مسنون

طالب خیر مع الخیر!

۷ گتے جیٹھ ۲۰۵۲ ب میں کاٹھمنڈو سے ہفتہ واری شائع ہونے والا ایک اخبار (سوروچی) مجھے دیکھنے کو ملا۔ جس کے اندر ایک انٹرویو کے جواب میں آپ کے کچھ بیانات آپ کی تصویر کے ساتھ درج ہیں۔ منجملہ ان بیانات سے آپ کے کچھ بیانات یہ ہیں۔

(۱) میں کٹر پنتھی مسلمان نہیں ہوں۔

(۲) مسجد میں نماز پڑھنے جانا ضروری نہیں۔ جو لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں وہ لوگ کٹر پنتھی ہیں۔ اسی لیے میں مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتا ہوں۔

(۳) گائے کھانے اور ذبح کرنے کا ثبوت قرآن میں نہیں۔

کیا یہ سب بیانات آپ کے ہیں؟ آپ جلد تر جواب دیں۔ میں شدت سے آپ کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

فقط والسلام

محمد اسرائیل رضوی

جنرل سکریٹری آل نیپال سنی جمعیۃ العلما

۲۹ جنوری ۱۹۹۵ء

ڈاکٹر محمد محسن نیازی کا خط

۳ جولائی ۱۹۹۵ء کاٹھمنڈو

محترمی محمد اسرائیل صاحب زادلطفہ السلام علیکم

مورخہ ۳۱ جون کا نوشتہ آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ کاٹھمنڈو کا ایک ہفتہ واری جریدہ ''سوروچی'' کے ۷ گتے جیٹھ کے نمبر میں مذکورہ جریدہ کے نمائندہ سے ہوئے میرے گفتگو کے شائع شدہ اقتباسات کے سلسلہ میں جو وضاحت آپ نے مجھ سے طلب کیا ہے اس کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں!

مگر قبل اس کے کہ اس سلسلہ میں کچھ کہوں میں مذکورہ گفتگو کے اصل مدعا کو یہاں واضح کر دینا لازمی سمجھتا ہوں وہ گفتگو ملک کے موجودہ سیاسی بحران کے متعلق میرے زاویہ نظر کو عوام تک پہنچانے کے مقصد کے تحت ہوئی تھی مگر جریدہ کے نمائندہ نے جو سوالات مجھ سے دریافت کئے تھے ان میں سے چندے نیپالی مسلمانوں کے متعلق بھی تھی۔ مثلاً

سوال نمبر ۱۳ بھارتی خیمہ کا یہ الزام تراشی کہ نیپال ان دنوں پاکستانی تحریک کا آماجگاہ ہوتا جا رہا ہے کس قدر حقیقت پر مبنی ہے؟

سوال نمبر ۷ بھارتی خیمہ کا یہ الزام کہ نام نہاد پاکستانی تشدد پسندوں کو آپ کی حمایت حاصل ہے۔ کس قدر درست ہے؟

سوال نمبر ۱۰ ایمالے منتری پر مانند نے گائے کاٹنے دینا چاہیے کہہ کر جو موقف اختیار کیا ہے ایک مسلمان کے ناطے اس کے متعلق آپ کا کیا ردعمل ہے؟

چونکہ مندرجہ بالا سوالات کے میرے جوابات نیپالی زبان میں دیئے گئے ہیں۔ان کا اردو مفہوم آپ کے تحریر کردہ جملوں کے مفہوم سے قدرے مختلف ہے۔ اولاً ان کی تصحیح کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔مثلاً ''میں کٹر پنتھی مسلمان نہیں ہوں'' کے بجائے ''میں قدرے زیادہ کٹر پنتھی مسلمان نہیں ہوں'' کہا گیا ہے۔اسی طرح ''مسجد میں نماز پڑھنے جانا ضروری نہیں'' کے بجائے ''نماز کے لیے مسجد ہی میں جانا میں ضروری نہیں سمجھتا'' مرقوم ہے۔''گائے کھانے اور ذبح کرنے کا ثبوت قرآن میں نہیں'' کے بجائے گائے کھانا یا ذبح کرنا چاہیے اس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے'' کہا گیا ہے۔

مکرمی! کٹر پنتھی کا عام فہم معنی ہوتا ہے متعصب، تنگ نظر، انتہا پسند، اس کے ایسا فرد مراد ہے جو اپنے ذات اور نظریہ کے دائرے میں اس حد تک محدود رہتا ہے کہ دوسروں سے انتہا درجہ کے غیریت برتتا ہے۔لہذا اس معنی میں میں اپنے آپ کو کٹر پنتھیوں کے زمرے میں نہیں رکھنا چاہتا۔میرا مسلک صوفی اشیاخ اور ان کے زرخیز روایات سے وابسطہ ہے جنہوں نے غیر مذاہب کے افراد و طبقوں کو اپنے گراں قدر اخلاق، باعمل کردار اور پرخلوص خدمات سے اسلام کا گرویدہ بنایا تھا میں رب العالمین کا بندہ ہوں اور رحمۃ للعالمین کا ادنیٰ امتی و غلام۔لہذا میں ظاہر کو باطن سے اور اقوال کو اعمال سے متوازن رکھنے کی کوشش کرنے والوں کو عزیز رکھتا ہوں میں واجب کی پاسداری اور فرائض میں کوتاہی برتنے والوں سے نہیں۔اور نہ میں دینداری و پارسائی کو دنیا والوں سے خراج تحسین حاصل کرنے کا ذریعہ و سامان بنانے کا قائل ہوں۔ میں اپنے رب کو اس کے محبوب رسول اور اپنے مرشد کو اپنا حقیقی محاسب مانتا ہوں۔دنیا

والے مجھے کس طرح دیکھتے ہیں یا میرے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں ان باتوں پر میں کم توجہ دیتا ہوں۔شاید یہ مختصر سا وضاحت میرے موقف کے متعلق آپ کے شکوک کو رفع کرنے میں معاون ہو۔ایسا ہو سکا تو مجھے بے حد ذہنی سکون حاصل ہوگی۔مستقبل قریب میں اگر آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا تو متعلقہ و دیگر معاملات کے متعلق تفصیل سے تبادلۂ خیالات کروں گا۔

والسلام

احقر العباد محمد محسن نیازی

۳ جولائی ۱۹۹۵ء

۞......۞......۞

٢ربیع الاول ۱۴۱۶ھ

گرامی وقار جناب ڈاکٹر محمد محسن صاحب!

ھدٰیک اللہ الیٰ صراط مستقیم

سلام مسنون

ہفتہ واری ''سوروچی'' جریدہ کے اندر بزبان نیپالی شائع شدہ آپ کے قول وبیان کا مفہوم بزبان اردو میں نے آپ کے پاس تحریر کیا تھا۔آپ نے میرے تحریر کردہ مفہوم کو اپنے مقصود سے قدرے مختلف بتاتے ہوئے اپنی گفتگو کی خود ہی آپ نے وضاحت کی ہے۔جو یہ ہے:

(۱) میں قدرے زیادہ کٹر پنتھی مسلمان نہیں ہوں۔

(۲) نماز کے لیے مسجد ہی میں جانا میں ضروری نہیں سمجھتا۔

(۳) گائے کھانا یا ذبح کرنا چاہیے اس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔

محترم میرے تحریر کردہ مفہوم اور آپ کی وضاحت کے مابین از روئے مفہوم کوئی اختلاف نہیں۔ہاں قدرے ایسا اختلاف لفظی اور حذف واضافہ ہے کہ جس سے اختلاف مفہوم نہیں ہوتا بلکہ مفہوم ومقصود اور مطلوب دونوں کے ایک ہی ہیں۔اگر آپ نظر عمیق ڈالیں گے تو یہ حقیقت عیاں ہوجائے گی۔

آپ نے ''کٹر پنتھی'' کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کیا ہے

''میرا مسلک زرخیز روایات سے وابستہ ہے جنہوں نے غیر مذاہب کے افراد وطبقوں کو اپنے گراں قدر اخلاق، باعمل کردار اور پرخلوص خدمات سے اسلام کا گرویدہ بنایا تھا۔''

آپ کی وضاحت کی روشنی میں آپ سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ

جن کے مسلک اور زرخیز روایات سے وابستہ ہیں کیا انہوں نے فرمان خدا، ارشادات رسول اور قوانین اسلام سے انحراف اور اس میں ترمیم وتنسیخ کر کے غیر مذاہب والوں کو اسلام کا گرویدہ بنایا تھا؟ یا احکامِ اسلام کی روشنی میں اپنے باعمل کردار اور پرخلوص خدمات سے گرویدہ کیا تھا؟ پھر یہ کہ احکام اسلام سے انحراف، واجب کو غیر واجب قرار دینا ہی باعمل کردار، فرائض کی پاسداری، دینداری اور اسلام کے پرخلوص خدمات ہیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

ملک نیپال جو ایک ہندو راشٹریہ ہے جہاں ملکی پیمانہ پر مسلمان کی اقلیت ہے۔اس ملک میں آپ کے علاوہ مسلمانوں کا سیاسی لیڈر اور ان کی نمائندگی کرنے والا کوئی نہیں! آپ کہنہ مشق، باصلاحیت اور مسلمانوں کے بہترین سیاسی نمائندہ ہیں اندرون ملک وبیرون ملک غیر مذاہب والے سیاسی لیڈر بھی آپ کو یہی جانتے ہیں۔بنابریں بھارتی خیمہ نے آپ پر یہ غلط الزام عائد کیا ہے۔پوری دنیا کے تمام ممالک کے اندر اس سیاست کی کارفرمائی موجود ہے کہ جس قوم کو تباہ وبرباد کرنا اور موردالزام ٹھہرانا ہو تو اولاً اس قوم کے لیڈر ونمائندہ کو تباہ کیا جائے اور اس پر غلط الزام تراشی کی جائے۔آپ دنیا کی اس سیاست سے بخوبی واقف ہیں۔میں نہ کوئی سیاسی آدمی ہوں اور نہ ہی سیاست سے کوئی دلچسپی رکھتا ہوں۔

غیر مذاہب والے عموماً اور ملک نیپال میں حکومت کرنے والے خصوصاً مسلم اقلیت کے حق میں آپ کی ہر بات کو سند بناتے ہیں اور بنائیں گے، آپ کی تخصیص کو تعمیم پر محمول کرتے ہیں اور کریں گے۔جس کی ایک زندہ جاوید مثال ''سوروچی'' جریدہ میں آپ کے بیانات جہاں مرقوم ہیں وہاں سر بیان کا یہ جملہ'' नमाज पढ्न मसजिद नै जानु प्रने आवश्क्ता नरहेको बताउनु हुन्छ ।'' ہے آپ

کے بیان میں تخصیص ہے کہ ''میں ضروری نہیں سمجھتا'' اور ''سوروچی'' کے ایڈیٹر نے تعمیم کے ساتھ اس کو دنیا والوں کے سامنے پیش کیا ہے۔

محترم! آپ غور کریں اپنی وضاحت پر کہ آج جب نماز کے لیے مسجد ہی میں جانا آپ کے نزدیک ضروری نہیں! تو کل ہی یہاں کے غیر مسلم لیڈر اور حکومت کے عہدہ دران آپ کے بیان کو دلیل میں پیش کرتے ہوئے تعمیر مسجد اور اس میں ہونے والی اذان و جماعت پر پابندی عائد کر سکتے ہیں اور مسلمانوں سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ نماز گھر میں پڑھو۔ نماز کے لیے مسجد ہی میں جانا ضروری نہیں جیسا کہ تمہارے لیڈر کا بیان ہے۔ آخر وہ بھی تو اسلام دھرم ہی کے ماننے والے ہیں۔ آپ بخوبی اس بات سے واقف ہوں گے کہ ملک نیپال کی وہ آبادی جہاں غیر مسلم کثیر تعداد میں اور مسلم قلیل تعداد میں آباد ہیں غیر مسلموں کی جانب سے تعمیر مسجد اور اذان میں مزاحمت کی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں تو آپ کا بیان ان غیر مسلموں کے لیے اور زیادہ معاون ثابت ہوگا اور وہ لوگ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مسجد و اذان کی ضرورت نہیں یہ غیر ضروری ہے۔ اس طرح بے چارے مسلمان ہمیشہ کے لیے اذان و جماعت سے محروم ہو کر رہ جائیں گے۔ غیر مسلموں کی اس پابندی اور مزاحمت کے خلاف قدم اٹھانے والے مسلمانوں کو یہاں کی حکومت تشدد پسند اور انتہا پسند قرار دے سکتی ہے۔ کیوں کہ اپنے بیان میں آپ نے جہاں خود کو کٹر پنتھیوں کے زمرے سے الگ بتایا ہے وہیں آپ کے بیان کے سیاق وسباق سے یہ بھی ترشح ہوتا ہے کہ مسجد میں جانے والے کٹر پنتھی ہیں اور کٹر پنتھی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ اپنے خط میں رقم طراز ہیں کہ ''اس کا عام فہم معنی ہے متعصب، تنگ نظر، انتہا پسند'' جس کا خلاصہ ہوتا ہے کہ مسجد میں جانے والے متعصب، تنگ نظر اور انتہا پسند ہیں۔ حالانکہ

فرمانِ خدا و ارشادات رسول پر عمل پیرا حضرات تنگ نظر و متعصب نہیں ہوتے اس لیے کہ اسلام تعصب اور تنگ نظری کا درس ہرگز نہیں دیتا۔

محترم! آپ نے اپنے اوپر سے رفع الزام اور صفائی کے غیر معقول و غیر مناسب جواب سے ملک نیپال کی مسلم اقلیت کو قعر مذلت میں ڈھکیل دیا جب کہ احکامِ اسلام کے دائرہ میں معقول و مناسب جواب کے ذریعہ بھی آپ پر سے رفع الزام ہوسکتا تھا شعائر اسلام کی حمایت و حفاظت کے ساتھ یہاں کے مسلمان تنگ نظر، انتہا پسند ہونے کے الزام سے بھی بچ سکتے تھے۔ مثلاً جواب یوں بھی دیا جا سکتا تھا کہ مذہب اسلام کے اندر مسجد میں نماز، اذان و جماعت سے پڑھنا ضروری ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں مسجد نہیں جاتا۔ بسلسلہ گائے جواب یوں دیا جاتا کہ گائے ذبح کرنے اور کھانے کا ذکر قرآن میں ہے مگر قانون نیپال میں یہ جرم ہے اس لیے یہاں کے مسلمان ملکی قانون کا پاس وخیال کرتے ہوئے گائے ذبح کرنے اور کھانے سے اجتناب کرتے ہیں کہ گائے ہی کا ذبح کرنا اور کھانا ضروری نہیں۔ اب گائے ذبح کرنے اور نماز کے لیے مسجد کی حاضری ضروری ہونے کے دلائل قرآن وحدیث سے خالصاً لوجہ اللہ میں درج کرتا ہوں آپ بغور ملاحظہ کریں۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً فَذَبَحُوْهَا.

ترجمہ: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو ان لوگوں نے ایک گائے ذبح کیا۔

(پ:۱، سورہ البقرۃ، آیت: ۶۷)

آپ غور کریں کہ اس آیت پاک میں صراحت کے ساتھ گائے ذبح کرنے

کا ذکر موجود ہے۔

واضح ہو کہ اللہ ﷻ نے اگلی امتوں کو جس چیز کا حکم فرمایا اور مذہب اسلام میں اس کی ممانعت نہیں آئی تو وہ چیز شریعت محمدی میں مشروع ہے۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ .

ترجمہ: اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے۔ تو ان پر اللہ کا نام لو (ان کے ذبح کے وقت) ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے۔ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ (پ:۱۷، سورہ الحج، آیت: ۳۶)

اس آیت پاک میں اللہ ﷻ نے اونٹ اور گائے کی قربانی کرنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ان کا گوشت خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ۔ واضح ہو کہ لفظ ''بدن'' لغات عرب میں اونٹ اور گائے دونوں کو شامل ہے۔ جیسا کہ المنجد اور مصباح اللغات میں مرقوم ہے۔

آپ خود غور کریں کہ آپ کے اس قول '' گائے کھانے، ذبح کرنے کا ذکر قرآن مجید میں نہیں'' سے ان آیات بینات کا انکار اور اس سے انحراف لازم آتا ہے یا نہیں؟؟؟ پھر یہ کہ قرآن مجید کی کسی آیت کا انکار کرنا کیسا ہے اور اس پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟؟؟

''وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ''.

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔
(پ:۱، سورہ البقرۃ، آیت: ۴۳)

اس آیت پاک سے صاف ظاہر ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنی ضروری ہے اور باضابطہ جماعت مسجد میں ہوتی ہے۔

مسلم شریف جلد اول صفحہ نمبر: ۲۳۲

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس سے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان دی جائے کہ اللہ ﷻ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے تو تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

(صحیح مسلم الرقم: ۱۵۲۰، سنن ابی داؤد الرقم: ۵۵۰، سنن النسائی الرقم: ۸۵۷)

بخاری شریف جلد اول باب وجوب صلوۃ الجماعۃ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۲۳۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا

لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حُطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لاَ يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا منافقین پر سب سے گراں نماز عشا اور فجر ہے اور اگر جان لیتے کہ اس میں کیا ہے تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو ان پر آگ سے جلا دوں۔

(صحیح البخاری الرقم: ٢٤٢٠، صحیح مسلم الرقم: ١٥١٤، سنن ابی داؤد الرقم: ٥٤٨، سنن ابن ماجه الرقم: ٧٩١)

غور کیا جائے کے اول الذکر حدیث شریف سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا سنن الھدیٰ اور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور گھر ہی میں عادتاً نماز پڑھنے والا تارکِ سنت و گمراہ ہے۔ اور ثانی الذکر حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز کے لیے حاضر نہیں ہونے والوں پر حضور ﷺ سخت ناراض ہوتے تھے حتیٰ کہ ان کے گھروں کو آگ سے جلا دینے کا قصد فرما لیتے تھے باجود کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور آپ کی صفت بالمؤمنین رؤف رحیم ہے۔

خلاصہ یہ کہ ان دونو احادیث کریمہ سے صاف ثابت ہے کہ نماز کے لیے مسجد جانا واجب وضروری ہے۔ اگر نماز کے لیے مسجد جانا ضروری نہیں ہوتا تو نبی کریم ﷺ جو مومنوں پر رؤف رحیم ہیں جن پر اپنی امت کا مشقت میں پڑ جانا گراں ہے وہ نبی ﷺ

جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں پر اس قدر ناراضگی ظاہر نہیں فرماتے۔

آپ نے اپنا جو قول و بیان دیا ہے اوران کو میرے پاس بھی تحریر کیا ہے ان بیانات سے مذکورہ بالا آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ کا خلاف و انکار لازم آتا ہے۔ لہذا خالصاً لوجہ اللہ آپ کی خیر خواہی کے پیش نظر میں گذارش کرتا ہوں کہ بلا پس و پیش اور چوں چرا فی الفور اپنے قول و بیان سے رجوع و توبہ کریں تا کہ عند اللہ آپ ماخوذ نہ ہوں اور دنیوی عزت وعظمت کے ساتھ اخروی فلاح و بہبود حاصل ہو۔

اگر آپ کو میری تحریر سے اطمینان کلی حاصل نہ ہو تو بعینہ وبلفظہ اپنے قول و بیان کو تحریر کر کے کسی بھی دار الافتا سے حکم شرع معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ اپنا تأثر ضرور ارسال کریں۔

محمد اسرائیل رضوی
جنرل سکریٹری آل نیپال سنی جمیۃ العلما
وخادم رضوی دار الافتا دار العلوم قادریہ علی پٹی
ضلع مہوتری، نیپال

٢ ربیع الاول ١٤١٦ھ

مآخذ ومراجع

القرآن الکریم: کلام باری تعالیٰ

کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ

صحیح بخاری: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ

صحیح مسلم: امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ

جامع ترمذی: امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ

سنن ابی داؤد: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ

سنن نسائی: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ

سنن ابن ماجہ: امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ

مؤطا امام مالک: امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ

مسند احمد بن حنبل: امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ

مصنف ابن ابی شیبہ: امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ

سنن الدارمی: امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی متوفی ۲۵۵ھ

مسند ابی یعلیٰ: حافظ احمد بن علی مثنیٰ تمیمی متوفی ۳۰۷ھ

سنن البیہقی: امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ

المستدرک للحاکم: امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ

مشکوٰۃ المصابیح: شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی متوفی ۷۴۲ھ

جامع الاصول: امام ابوالسعادات مبارک بن محمد بن اثیر متوفی ۶۰۶ھ

صحیح ابن حبان: امیر علاؤ الدین علی بن بلبان فارسی متوفی ۷۳۹ھ

مجمع الزوائد: حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ

جامع الاحادیث: علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

جمع الجوامع: علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

مرقاۃ المفاتیح: ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ

معالم التنزیل: محیی السنۃ ابومحمد الحسین بن مسعود البغوی متوفی ۵۱۶ھ

تفسیر کبیر: امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ

تفسیر خازن: علامہ علی بن محمد خازن شافعی متوفی ۷۲۵ھ

تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین محلی متوفی ۸۶۴ھ / سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

حاشیۂ جمل: علامہ سلیمان بن عمر بن منصور العجیلی الشافعی متوفی ۱۲۰۴ھ

حاشیۂ صاوی: علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی متوفی ۱۲۴۱ھ

مدارک التنزیل: علامہ ابوالبرکات احمد بن محمد نسفی متوفی ۷۱۰ھ

تفسیر ابن کثیر: حافظ ابوالفدا اءعماد الدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

تفسیر روح البیان: علامہ اسماعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ

شرح عقائد نسفی: علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ

فتاویٰ شامی: علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ

فتاویٰ رضویہ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ۱۳۴۰ھ

براہین قاطعہ: خلیل احمد انبیٹھی متوفی ۱۳۴۶ھ

بلغۃ الحیران: حسین علی متوفی ـــــ

تحذیر الناس: محمد قاسم نانوتوی متوفی ۱۲۹۷ھ

حفظ الایمان: اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۴ھ

تقویۃ الایمان: اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ

صراط مستقیم: اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ

ایضاح الحق: اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ

اسلامی قوانین

مشکل کشا

اجماع و قیاس کی شرعی حیثیت

ضیائے اربعین

گلشن علم و ادب

آثار و تبرکات

Publish by

DARUL ULOOM QADRIA MISBAHUL MUSLEMIN

Ali Patti, Mahottari, Nepal